اخلاقیات

کے بارے میں استاد شہید مطہری سے ۱۱۰ سوال

Translation Movement

فہرست

پیش لفظ ۷

1۔انسان کے کچھ ایسے افعال کی وضاحت کیجئے جنہیں اخلاق کہا جاتا ہے؟ ۱۲

2۔اخلاقی اور عام کاموں میں کیا فرق ہے؟ ۱۳

3۔کچھ مکاتب فکر اخلاق کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ عقلمند انسان اخلاقیات کی جانب نہیں جاتا ایسا کیوں ہے؟ ۱۴

4۔ کون سے کام اخلاقی کہے جاتے ہیں؟ ۱۵

5۔جب کوئی ہمارے ساتھ نیکی کرے تو ہمارا ردعمل کیسا ہو؟ ۱۵

6۔کیا مسلمانوں کی خدمت اخلاقی عمل شمار ہوگی؟ ۱۶

7۔ہماری اخلاقی کتب سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟ ۱۷

8۔ صحیفہ سجادیہ کی مشہور دعا 'دعائے مکارم الاخلاق' کی کچھ تعارف کرائیے؟ ۱۸

9۔انسان کے کام کس طرح باارزش اور اہم ہو جاتے ہیں؟ ۱۹

10۔کیا انسان کو بُرائی کا جواب بُرائی سے دینا چاہیئے؟ ۲۰

11۔ بالغ نظر افراد سے متعلق امیر المؤمنین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ ۲۱

12۔ کوئی اخلاقی کام مثلاً؟ ۲۱

13۔ائمہ طاہرین علیہم السلام کی اخلاقی سیرت کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۲۳

14۔انسان کے لئے صالحین کا زیور پہننا کتنی اہمیت رکھتا ہے؟ ۲۴

15۔یہ فرمایئے کہ معاشرہ میں اخلاقیات کیونکر پروان چڑھائی جا سکتی ہیں؟ ۲۴

16۔ کظم غیظ رسول خداﷺ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت رہی ہے اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟.... ۲۵

17۔غصہ کو کیسے پیا جا سکتا ہے؟ ۲۵

18۔ مسلمانوں میں حسن ظن عام کرنے کا کوئی طریقہ بیان کیجئے؟ ۲۶
19۔ لوگوں کی برائیاں عام کرنے کے بارے میں قرآن مجید کا کیا ارشاد ہے؟ ۲۶
20۔ مؤمن بھائی پر تہمت لگانے سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟ ۲۷
21۔ غیبت کیوں حرام ہے؟ ۲۷
22۔ غیبت کی کچھ اور وضاحت کیجئے؟ ۲۸
23۔ ہم مسلمانوں کا کوئی عیب بتایئے؟ ۲۹
24۔ کیا ہر قسم کی غیبت حرام ہے؟ ۲۹
25۔ کیا بُرے اور ظالم لوگوں کا تذکرہ غیبت شمار ہوگا؟ ۲۹
26۔ انسان اور اس کی فکر کس طرح پاک و مقدس ہو سکتی ہے؟ ۳۰
27۔ اخلاقی مکاتب فکر کیونکر عالم وجود میں آئے؟ ۳۱
28۔ کیا انسان کے ہر عمل کا ایک مبدا اور غایت ہوتی ہے؟ ۳۲
29۔ کس کام کو اخلاقی کہا جاتا ہے؟ ۳۲
30۔ کیا جملہ مذاہب دوسروں سے محبت پر یقین رکھتے ہیں؟ ۳۲
31۔ اپنی ذات کو پہچاننے سے انسان کو کیا فائدہ پہونچے گا؟ ۳۳
32۔ معرفت اور شناخت کے اصول کتنے ہیں؟ ۳۴
33۔ چاہنے اور محبت کرنے کے بارے میں گاندھی کا کیا نظریہ ہے؟ ۳۵
34۔ محبت اور اچھے برتاؤ سے متعلق عیسائیت کا کیا نظریہ ہے؟ ۳۵
35۔ کیا ہر محبت اخلاق ہے؟ ۳۶
36۔ حکمت پر مبنی قانون خلقت نے انسان کو کیا دیا ہے؟ ۳۷
37۔ کیا دائرۂ اخلاق غیر دوستانہ کی حدود سے ماوراء ہے؟ ۳۷

38۔دوسروں سے محبت کی مزید وضاحت کیجئے؟ ۳۸
39۔انسانوں سے پیار کرنا اچھا ہے یا جانداروں سے جن میں انسان بھی شامل ہے؟ ۳۹
40۔انسانوں سے پیار کا مطلب 'ہر انسان' سے پیار؟ ۳۹
41۔اقدار سے نابلد انسان کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ۴۰
42۔کیا خدا نے انسان کو صحیح اور غلط کی نشاندہی کرادی ہے؟ ۴۱
43۔تقویٰ وپرہیزگاری اور معصیت وگناہ کی کچھ وضاحت فرمایئے؟ ۴۱
44۔کیا انسان کے ذہن کی جملہ معلومات احساسات اور تجربات سے حاصل ہوئی ہیں؟ ۴۲
45۔کیا احساس سے قبل بھی ہمارے ذہن میں کچھ تھا یا نہیں؟ ۴۳
46۔یہ فرمایئے کہ انسان کی عقل کتنے حصوں پر مشتمل ہے؟ ۴۳
47۔کیا اسلامی فلسفہ میں کمال اور سعادت کے باب میں گفتگو ہوئی ہے؟ ۴۴
48۔یہ وضاحت کیجئے کہ اخلاق کا تعلق سعادت سے ہے یا کمال سے؟ ۴۵
49۔کیا بنیادی طور پر سعادت کو کمال سے علاحدہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ ۴۵
50۔کانت کے فلسفہ مرکزی نقطہ کیا ہے؟ ۴۶
51۔کیا عقل نظری کی مدد سے انسان کے مختار ہونے کو ثابت کیا جاسکتا ہے؟ ۴۶
52۔کانت کیونکر اس نتیجہ تک پہونچا ہے کہ انسان آزاد ہے؟ ۴۷
53۔کیا اختیار کو اندرونی وباطنی حس کی مدد سے ثابت کیا جاسکتا ہے؟ ۴۷
54۔دنیا کا اہم ترین فکری وفلسفی مسئلہ کون سا ہے؟ ۴۸
55۔انسانی ضمیر نفس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ ۴۸
56۔کیا انسان اپنے مقصد کے حصول کے کسی بھی راستہ کا انتخاب کرسکتا ہے یا یہ کہ اسے کچھ قوانین کا پابند رہنا ہوگا؟ ۴۹

57۔ کیاکائنات کے مطابق عقیدہ اورایمان انسان کے وجود وضمیر کا حصہ ہے؟............................ ۴۹
58۔ یہ فرمایئے کہ احساس ذمہ داری کسی یقین کا حامل ہوتا ہے؟ ۵۰
59۔ کیا 'میں ہمیشہ باقی رہوں گا' پرایمان خالق پرایمان کاطالب ہے؟.............................. ۵۰
60۔ روسو کی 'دل کی منطق' کیا ہے؟ ۵۱
61۔ کیادل اور عقل کے دلائل ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں؟ ۵۱
62۔ کیاخدا کی پہچان کے دو ذرائع ہیں؛ عقل اور دل؟... ۵۱
63۔ کیاانسان باطنی اور ضمیر کے تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ خداپرایمان لاسکتا ہے؟.............. ۵۲
64۔ کیا مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے؟ ۵۳
65۔ مصلحت آمیز جھوٹ کی کچھ مزید وضاحت کیجئے؟ ۵۴
66۔ مصلحت اور حقیقت کی بھی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۵۴
67۔ یہ فرمایئے کہ کون لوگ مصلحت آمیز جھوٹ کے سلسلہ میں پریشان رہتے اوراسے اپنے بچوں کے لئے ایک غلط اخلاق تصور کرتے ہیں؟ ۵۵
68۔ کیوں کچھ لوگ سعدی کے بیان کو گمراہ مانتے ہیں؟ ۵۵
69۔ سعدی کے اشعار میں جو 'گبر وترسا' کی لفظیں آئی ہیں ان کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۵۶
70۔ کیاانسان کا ضمیر اس امر پر راضی ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا جھوٹ بولے کہ جس کا نتیجہ کسی ظلم کی صورت میں سامنے آئے؟ ۵۷
71۔ سچ اور سچائی کا فلسفہ واضح کیجئے؟... ۵۷
72۔ بے جا غیرت کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟...................................... ۵۸
73۔ یہ بتایئے کہ ہم کیا کریں کہ ہماری روح کو جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑے؟.......................... ۵۹
74۔ نفع بخش جھوٹ اور مصلحت آمیز جھوٹ کا فرق بتایئے؟.. ۶۰

75۔ذہن کو جھوٹ کا عادی ہونے سے بچانے کے لئے ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟ ۶۰
76۔کیااخلاق خوبصورتی کے عنوان کے تحت آتا ہے؟ ۶۱
77۔آپ خوبصورتی کسے قرار دیتے ہیں؟ کیااعضاء کاایک دوسرے سے تناسب خوبصورتی نہیں ہے۔..... ۶۲
78۔یہ فرمایئے کہ کیاخوبصورتی کی تعریف ممکن ہے؟ ۶۲
79۔کیاخوبصورت شے سب کو خوبصورت محسوس ہوگی؟ ۶۳
80۔خوبصورتی میں نسبت کا مفہوم کیا ہے؟ ۶۳
81: یہ فرمایئے کہ کیاخوبصورتی سے پیار آتا ہے یاپیار سے خوبصورتی؟ ۶۵
82۔خوبصورتی مطلق ہے یا نسبی؟ ۶۵
83۔کیاہر خوبصورتی کے اندر کشش ہوتی ہے؟ ۶۵
84۔کیاحسن فقط ظاہری ہوتا ہے یا کوئی چیز باطنی لحاظ سے بھی خوبصورت ہوسکتی ہے؟ ۶۶
85۔حسن کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۶۷
86۔کبھی کوئی فصیح وبلیغ جملہ انسان کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ۶۷
87۔کیاشعر انسان کو مدہوش یاآپے سے باہر کرسکتا ہے؟ ۶۸
88۔کیااخلاق ومذہب یکجا ہوسکتے ہیں؟ ۶۸
89۔یہ فرمایئے کہ کیااسلام میں عبادت کے درجات ہیں؟ ۶۹
90۔مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں لوگوں کی عبادت کتنی طرح کی ہے؟ ۶۹
91۔انسان کی خداپرست فطرت کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۷۰
92۔مولائے کائناتؑ نے کیافرمایا کہ وہ خدا کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ ۷۰
93۔کیاحقیقی عاشق صبر برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ ۷۱
94۔روح کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۷۲

95۔ کیا خدا نے ایک انسان کو مختلف صلاحیتیں دی ہیں؟ ۷۲
96۔ فرمایئے کہ کون سا مکتب فکر جامع ہے؟ ۷۳
97۔ خداوند کریم نے نفس سے جہاد کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر رکھا ہے؟ ۷۳
98۔ حضرت یوسفؑ اپنے نفس کو کیسے دیکھتے تھے؟ ۷۴
99۔ کلمہ نفس کی کچھ وضاحت کیجئے؟ ۷۴
100۔ کیا کہیں نفس کی تعریف بھی کی گئی ہے؟ ۷۴
101۔ کیا نفس کو برباد کرنے سے انسان کو کوئی بہتر شے ہاتھ آجائے گی؟ ۷۵
102۔ سنت وحدیث کی رو سے نفس کی کیا حیثیت ہے؟ ۷۵
103۔ نفس کی کرامت اور عزت کیونکر حاصل ہو گی؟ ۷۶
104۔ کس طرح انسان خدا کی سمت جا سکتا ہے؟ ۷۶
105۔ عزت کن لوگوں سے مخصوص ہے؟ ۷۷
106۔ لوگوں کے ساتھ ہمارا رہن سہن کیسا ہو؟ ۷۷
107۔ یہ فرمایئے کہ کیا شجاعت اور قوت بازو ایک ہی شے ہیں یا الگ الگ؟ ۷۷
108۔ غیرت کے فوائد کیا ہیں؟ ۷۸
109۔ کیا جملہ مذاہب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا نے انسان کو آزاد خلق کیا ہے؟ ۷۸
سوالات ۷۹

پیش لفظ

مذہب اور اخلاق کا ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اخلاق اچھائیوں کی تعلیم دیتا اور برائیوں سے روکتا ہے۔ دوسری جانب دنیا کا ہر مذہب اپنے ماننے والوں کو نیکیاں اختیار کرنے اور برائیوں سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اچھائیوں اور برائیوں کو پہچان کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اچھائیاں اختیار کرے اور برائیوں سے دور رہے تو وہ یقیناً بااخلاق ہے عملی اخلاق ہمیں دوسروں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ سکھاتا ہے تاکہ ہم آخری مقصد خلقت تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ہمیں اپنے آپ میں انسانی صفات پروان چڑھانا ہوں گی تاکہ اچھے اور برے میں تمیز کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

اسلامی اخلاق ایک مذہبی اخلاق ہے اور ہمارا مذہبی نظام وحی الٰہی پر مبنی ہے لہٰذا ہمارے پاس اخلاقیات سے تعلق رکھنے والے جملہ احکام و فرامین خداوند متعال کی جانب سے ہم تک پہونچے ہیں۔

Translation Movement

اخلاقی صفات ہم حضرت آیت اللہ العظمٰی بہجت میں ملاحظہ کر سکتے ہیں:

۱۔ تقویٰ اور ذات کی تعمیر

۲۔ زہد اور سادہ زندگی

۳۔ عبادت

۴۔زیارت اور توسل

۵۔تواضع اور انکساری

۶۔سیر و سلوک اور روحانی مقام و منزلت

۷۔صاحب کرامات

یہ صفات اگر کسی میں پیدا ہو جائیں تو وہ قرب الٰہی کے مقام تک پہونچ سکتا ہے۔

معاشرہ بھی اسی وقت باقی رہ سکتا ہے جب لوگوں کی زندگی اخلاقیات کے معیار پر پوری اترتی ہو، اخلاقی قدریں عام ہوں اور قدم بقدم ان کا خیال رکھا جاتا ہو۔

ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنا ایک نیک اور اچھا کام ہے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام بہت پسند کرتے تھے۔امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام ہمیشہ محتاجوں کی ضروریات پوری کرتے اور نیک امور میں ہراول رہتے۔آپ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہونچاتے تھے اور نہ دوران گفتگو دوسرے کی قطع کلامی کرتے تھے۔چنانچہ اگر کوئی بہترین اخلاق اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی زندگی کا پوری طرح مطالعہ کرکے ان کی سیرت پر چلنا شروع کردے۔

اخلاق کا تعلق انسان کے دل سے بھی ہو سکتا ہے اور بدن کے کسی حصہ سے بھی۔ مثال کے طور پر ہمدردی اور حسد کا تعلق دل سے اور سچ اور جھوٹ کا تعلق بدن کے ایک حصہ یعنی زبان سے ہے۔

انسان کو ہمیشہ خود کو اخلاقی فضائل و کمالات سے مزین رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص سچائی اختیار کرنا اور سچا بننا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک عرصہ تک جھوٹ سے دور رہے تاکہ سچائی اور سچ بولنا اُس کا ملکہ ہو جائے۔ مطلب یہ ہوا کہ کسی بھی نیک صفت سے مزین ہونے کے لئے اس کی ضد پر کنٹرول کرنا اور اسے لگام دینا ہوگی اور یہی کام سخت اور دشوار ہے۔ اخلاقی فضائل و کمالات حاصل کرنا فرد اور معاشرہ دونوں کے نفع میں ہے۔ اخلاقیات اور اخلاقی فضائل ہی فرد اور معاشرہ کی ترقی کا باعث ہیں۔

بعض اخلاقی فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

نهضة ترجمة
Translation Movement

۱۔ سچائی اور سچ بولنا

۲۔ امانتداری

۳۔ شجاعت اور بہادری

۴۔ سخاوت اور بخشش

۵۔ غیرت و خودداری

٦۔ تعاون

٧۔ ہشاش بشاش رہنا

٨۔ نظم وضبط

٩۔ بدعنوانی سے مقابلہ

١٠۔ صفائی کا خیال رکھنا

١١۔ معتدل مزاجی

١٢۔ عدل وانصاف

١٣۔ مدبّر ہونا

١٤۔ عفو ودرگذر

١٥۔ تقویٰ اور پرہیزگاری

١٦۔ سائنس وٹکنالوجی (اختیار کرنا اور آگے بڑھانا)

١٧۔ الفت ومحبت

نهضت ترجمه
Translation Movement

زیر نظر کتاب میں ہم نے کچھ اخلاقی مسائل پر گفتگو کی ہے اور اپنے سوالات حضرت آیت اللہ مطہری سے پوچھے ہیں۔

جوابات آپ کی کتاب فلسفہ اخلاق سے مأخوذ ہیں۔

1۔انسان کے کچھ ایسے افعال کی وضاحت کیجئے جنہیں اخلاق کہا جاتا ہے؟

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ انسان کے کچھ افعال اخلاق کہے جاتے ہیں ایسے میں سوال یہ ہے کہ ان میں اور دیگر افعال میں کیا فرق ہے یا یہ کہ کسی فعل کے اخلاقی ہونے سے کیا مراد ہے؟ کب کسی انسان کو بااخلاق کہا جاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ابتدا میں تو یہ سوال بہت ہی آسان لگتا ہے لیکن جب انسان اس کی تہ میں جاتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ اس بات کا جواب کہ کسی فعل کے اخلاقی ہونے کا راز کیا ہے آسان نہیں بلکہ فکری و فلسفی لحاظ سے انتہائی سخت اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ہزاروں سال سے فلاسفہ اس پر غور کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی متفقہ رائے پیش نہیں کر سکے ہیں۔ ہم قبل اس کے کہ کسی اخلاقی مکتب میں کسی فعل کے اخلاقی ہونے کا معیار ذکر کریں، یہ بتائیں کہ افلاطون کا اس سلسلہ میں کیا کہنا ہے، ارسطو نے کیا کہا ہے، اپیکور کا کیا نظریہ ہے، غزالی کا کیا بیان ہے یا ماڈرن دنیا میں یوروپین فلاسفر کیا کہتے ہیں، اس سلسلہ کے کچھ واضح امور پر روشنی ڈالیں گے اس کے بعد اس کی تفسیر کریں گے۔ اس لئے کہ اخلاقی فعل کا موقع و محل واضح ہونے سے قبل کسی طرح کی وضاحت مفید نہیں ہے۔ اس سے پہلے ہم کچھ مسلم اخلاقی اصولوں پر روشنی ڈال چکے ہیں مثلاً؛ ایثار یعنی دوسرے کو خود پر ترجیح دینا، خود کو زحمت دے کر دوسروں کو آرام پہونچانا۔ اس کی ہم اسلامی و غیر اسلامی مختصر تاریخ بیان کر چکے ہیں۔ اسی طرح ہم نے اخلاقیات کی ایک اور مثال ذکر کی تھی؛ دردمندوں کے ساتھ ہمدردی۔ مزید اسی طرح کی مثالیں ذکر کرنا چاہتے ہیں تاکہ

موضوع پوری طرح واضح ہو جائے۔مثالیں ذکر کرنے سے قبل یہ بتانے کے لئے کہ اس موضوع کی اہمیت کس قدر ہے ہم ایک اور بات عرض کرنا چاہیں گے۔

2۔اخلاقی اور عام کاموں میں کیا فرق ہے؟

جن کاموں کو ہم اخلاقی کہتے ہیں ان میں اور عام کاموں میں فرق یہ ہے کہ اخلاقی کام لائق تعریف ہیں یعنی انسان ان کاموں کو اہمیت دیتا ہے۔ایک عام اور اخلاقی کام میں فرق یہ ہے کہ اخلاقی کام کو ہر انسان کا ضمیر اچھا سمجھتا ہے، اہم قرار دیتا ہے، انسان اس کام کو قیمتی سمجھتا ہے لیکن قیمت کا مطلب بھی یہ نہیں کہ جیسے ایک مزدور کے کام کی قیمت ہوتی ہے، مادی قیمت، کام کرتا ہے اور اس کے بدلے اسے پیسے یا کوئی چیز ملتی ہے۔اس طرح کی قیمت نہیں بلکہ ان ساری قیمتوں سے ماوراء ومافوق قیمت جس کا اندازہ مادی چیزوں یا پیسے سے لگایا ہی نہیں جا سکتا۔جو سپاہی دوسروں کے لئے اپنی جان قربان کر دیتا ہے اس کا کام قیمتی ہے لیکن اس کی مادی قیمت ہم نہیں طے کر سکتے۔جس طرح ہم کہا کرتے ہیں کہ فلاں عملہ کا کام پچیس روپیہ گھنٹہ ہے، مستری کا گھنٹہ بھر کا کام اسی روپے کا ہے، انجینئر کا ایک سو پچاس روپے کا، اور کسی ڈاکٹر وغیرہ کا مثلا پانچ سو روپے کا اسی طرح مثلاً کوئی ٹیم آئی اور اس نے تیل کے کنویں میں لگی آگ بجھادی تو ایسی صورت میں اسے پانچ ہزار روپے گھنٹہ کے حساب سے اجرت دی گئی۔مطلب یہ کہ ان سارے کاموں کی پیسے کے ذریعہ قیمت طے کی جا سکتی ہے۔اخلاقی کاموں کی انسان کے ضمیر میں ایک اہمیت اور قیمت ہوتی ہے لیکن اس کا اندازہ کسی بھی مادی پیمانہ میں

سما نہیں سکتا، یہ مادی قیمتوں سے ماوراء ہے۔ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے واقعات ہم بیان کرتے رہتے ہیں تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولا کے فلاں کارنامہ کا اندازہ لگایئے کتنے کروڑ روپے کا ہے، کتنے ارب ڈالر کا ہے؟ نہیں کہہ سکتے تو پتہ چلا کہ روپے اور ڈالر میں حساب کیا ہی نہیں جا سکتا مطلب یہ کہ کارناموں کی قیمت ہے لیکن اس کی نوعیت الگ ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ انسان کے کچھ کام ایسے ہیں جن کی اہمیت و قیمت کا ہر ضمیر گواہ ہے لیکن وہ قیمت مادی قیمتوں سے بالکل الگ ہے۔

3۔ کچھ مکاتب فکر اخلاق کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ عقلمند انسان اخلاقیات کی جانب نہیں جاتا ایسا کیوں ہے؟

ایسے مکاتب فکر جو اس مسئلہ کا تجزیہ نہیں کر سکتے ان میں سے بہت سے بہت ڈنکے کی چوٹ پر بغیر کسی شرم و حیا کے اخلاق کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخلاق بے کار چیز ہے، اخلاقی کام کرنا بیوقوفی ہے، عقلمند انسان اخلاقیات کے پیچھے نہیں پڑتا، خوشی اور لذت حاصل کرنا چاہتا ہے اور دنیا میں فائدہ اٹھانے اور مزہ کرنے کے علاوہ کوئی شے عقلی یا منطقی نہیں ہے۔ بہر حال ہم کہتے ہیں کہ یہ پھر بھی بہتر ہے اس لئے کہ کم سے کم یہ تو کہتے ہیں کہ ہمارا ایک مکتب فکر ہے جس سے ہم اسی نتیجہ تک پہونچتے ہیں لیکن اس کے برخلاف دنیا میں بہت سارے مکاتب فکر ایسے ہیں جو جن کا تصور کائنات، فلسفہ، بنیاد اور افکار اسی نتیجہ تک پہونچاتی ہیں لیکن ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم بھی اخلاقی اقدار کے قائل ہیں لیکن انہیں کس مکتب فکر کے تحت اپنایا جائے گا۔

4۔ کون سے کام اخلاقی کہے جاتے ہیں؟

یہ اپنی جگہ خود ایک مسئلہ ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ کی حدیث بھی ہے ''ثلاث من مکارم الاخلاق: تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتعفو عمن ظلمک''۔ کسی نے آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کی البتہ یہاں ممکن ہے وہ زیادتی سماج اور معاشرہ کے ساتھ بھی زیادتی شمار کی جائے مثلًا کوئی آپ کو مار ڈالے تو یہ زیادتی اور جرم آپ کے ساتھ ساتھ معاشرہ سے بھی تعلق رکھتا ہے لیکن جب کوئی آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کرے اور اس زیادتی کا تعلق بس آپ کی ذات سے ہو سماج سے کوئی ربط نہ ہو؛ کسی نے آپ پر کوئی تہمت لگائی ہے، جھوٹا الزام لگایا ہے، آپ کی غیبت کی ہے یا معاشرہ ہی سے تعلق رکھنے والا کوئی جرم کیا ہے لیکن اس کی حیثیت اجتماعی نہیں بلکہ انفرادی ہے اور بس آپ سے مربوط ہے وایسی صورت میں آپ عفو ودرگذر کرتے ہیں، وہ معافی مانگتا ہے اور آپ معاف کردیتے ہیں تو یہ عمل اخلاقی ہے، غیر معمولی ہے، بہادرانہ ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

5۔ جب کوئی ہمارے ساتھ نیکی کرے تو ہمارا ردعمل کیسا ہو؟

جب کوئی ہمارے ساتھ نیکی کرے تو ایسی صورت میں ہمارا ردعمل دو طرح کا ہو سکتا ہے؛ ایک یہ کہ جب کام نکل گیا تو بیڑا پار ہے، کوئی توجہ ہی نہ رکھیں، کوئی مطلب ہی نہ رکھیں، بھول جائیں اور دوسرے یہ کہ زندگی بھر وفادار رہیں، اس کی کی ہوئی نیکی کو نہ بھولیں، شکریہ ادا کریں، وفاداری کا ثبوت دیں، بیس سال بعد بھی اگر اس شخص کو کسی چیز کی ضرورت پڑے تو 'ھل جزاء الاحسان الّا الاحسان' (جو کہ خود ایک فطری اخلاقی

قانون ہے اور اس کا قرآن کریم نے بھی تذکرہ کیا ہے) کی روشنی میں اس کی نیکی کا بدلہ دینے لگے۔ یہ خود ایک اخلاقی عمل ہے۔

6۔ کیا مسلمانوں کی خدمت اخلاقی عمل شمار ہو گی؟

کہتے ہیں کہ سری سقطی نامی ایک عارف کہا کرتا تھا' میں تیس سال سے ایک الحمد للہ کہنے اور ایک بار خدا کا شکر ادا کرنے پر توبہ واستغفار کررہا ہوں (انی استغفر اللہ منذ ثلاثین سنۃ لقولی الحمد للہ) لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگا' میری بغداد میں دکان تھی (یہ واقعہ سعدی نے بھی ایک نظم میں بیان کیا ہے) ایک بار خبر ملی کہ بغداد کے فلاں بازار میں آگ لگنے سے پورا بازار جل گیا ہے۔ میری دکان بھی اسی بازار میں تھی۔ میں دوڑا دوڑا گیا کہ دیکھوں کہ میری دکان بھی جلی ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے بتایا کہ نہیں آگ تمہاری دکان تک نہیں پہونچی میں نے کہا الحمد للہ! اس کے بعد سوچا اور اپنے آپ سے کہا کیا دنیا میں صرف تمہیں رہتے ہو؟ آگ چار دکانیں جلائی ہیں جن میں تمہاری دکان شامل نہیں ہے، جلنے والی دوسروں کی ہیں۔ اب تم کہہ رہے ہو الحمد للہ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ الحمد للہ میری دکان نہیں جلی دوسرے کی جل گئ یعنی میں اس پر خوش ہوں کہ دوسرے کی دکان جلے لیکن میری نہ جلے۔ اس کے بعد اپنے آپ سے کہا' او لا یتہتم للمسلمین سری!' سری تمہیں مسلمانوں کی کوئی فکر نہیں ہے (سرکار دوعالم ﷺ کی اس حدیث کی جانب اشارہ ہے جس میں آپ فرماتے ہیں ''من اصبح ولم یھتم بأمور المسلمین فلیس بمسلم'' یعنی جو شخص اس حال میں صبح کرے

کہ اسے مسلمانوں کے حالات کی کوئی پرواہ نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے) اور اب تیس سال سے میں اسی الحمد للہ کہنے پر توبہ واستغفار کر رہا ہوں۔

7۔ہماری اخلاقی کتب سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟

امام زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام سے منقول صحیفہ سجادیہ کی دعائیں سند اور متن دونوں لحاظ سے نہایت معتبر ہیں۔شیعہ علما صدر اسلام سے ہی اس کتاب کی جانب توجہ دیتے آئے ہیں۔قرآن کریم کے بعد فقط یہی مجموعہ (دعاؤں کا) پہلی صدی کے اواخر اور دوسری صدی کے اوائل سے کتاب کی صورت میں دستیاب رہا ہے۔نہج البلاغہ بھی اہم کتاب ہے لیکن نہج البلاغہ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے وہ خطبے، خطوط اور اقوال ہیں جو لوگوں کے درمیان متفرق تھے اور انہیں چوتھی ہجری صدی میں سید رضیؒ نے جمع کرکے مستقل کتاب کی شکل دی۔اصول کافی بھی چوتھی صدی میں کتاب شکل میں سامنے آئی۔اصول کافی سے قبل بھی مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہااور کتاب علی علیہ السلام جیسی کتابیں رہی ہیں جن کا ائمہ طاہرین علیہم السلام تذکرہ کرتے رہے ہیں لیکن اِس وقت موجود نہیں ہیں لہٰذا قرآن کریم کے بعد سب سے پرانی شیعہ کتاب جو شروع سے ہی کتاب کی صورت میں موجود تھی اور آج بھی دستیاب ہے صحیفہ سجادیہ ہی ہے۔امویوں کے ساتھ جنگ کے دوران شہادت کے وقت زید ابن علی ابن الحسین علیہم السلام کے پاس یہی کتاب تھی جو آپ نے کسی کو سپرد کردی پھر اس کے دونسخے موجود تھے۔یہ باتیں صحیفہ سجادیہ کے شروع میں لکھی ہوئی ہیں۔

Translation Movement

8۔ صحیفہ سجادیہ کی مشہور دعا 'دعائے مکارم الاخلاق' کی کچھ تعارف کرائیے؟

صحیفہ سجادیہ میں بہت سی دعائیں ہیں سر دست میں اس کتاب کی عظمت نہیں بیان کرنا چاہتااس سے میں اپنے موضوع سے دور ہو جاؤں گا۔ بہر حال صحیفہ سجادیہ کی ایک دعا ہے 'دعائے مکارم الاخلاق' یعنی اخلاقی فضائل ودرجات کی دعا۔اس سے پہلے میں سرکار ختمی مرتبت ﷺ کی ایک حدیث بیان کی تھی جس میں اہل سنت کی روایت کے مطابق آپ فرماتے ہیں 'بعثت لا تمم مکارم الاخلاق' اس کی جگہ شیعوں کی روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا 'علیکم بمکارم الاخلاق فاِنّ ربّی بعثنی بھا' میرا خیال ہے کہ شاید دونوں ہی طرح سے سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوگا بہر حال مفہوم ایک ہی ہے۔تو اس دعا کا نام دعائے مکارم الاخلاق ہے۔ نام کی وجہ شاید دعا میں موجود یہ جملہ ہو 'وھب لی معالی الاخلاق'۔ اگر ان راتوں میں موقع ملے تو بہت مناسب رہے گا کہ ہم اس دعا کے کچھ فقرے آپ کے سامنے پڑھیں۔اس لئے کہ اسلام جیسے مکتب اخلاق کے تعارف کا ایک بہترین ذریعہ دعائے مکارم الاخلاق ہے۔اور میری بھی برسوں سے اس دعا کا فارسی میں ترجمہ اور مختصر سی تفسیر لکھنے کی تمنا ہے، اس عظیم دعا کی باریکیاں بیان واضح کروں اور اپنے فارسی بولنے والے برادران کی خدمت میں پیش کروں، یہ میری آرزو ہے۔ دعا ہے کہ خدا مجھے اس کام کی توفیق دے، خود حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام کی ذات گرامی خدا سے درخواست کریں کہ اس بندہ ناچیز کو اس کار خیر کی توفیق مل جائے۔

9۔انسان کے کام کس طرح باارزش اور اہم ہو جاتے ہیں؟

جس دعا کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے اس کا ہر حصہ صلوات سے شروع ہوتا ہے۔رسول خداﷺ اور ان کی آلؑ پر صلوات پھر چند دعائیں پھر صلوات پھر چند دعائیں۔ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں:

امام سجادؑ بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں "الھم صلّ علیٰ محمد وآلہ وسددنی لأن اعارض من غشنی بالنصح'' پالنے والے محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے کہ میں ان لوگوں سے بدلہ لوں جو مجھے دھوکہ دیتے ہیں، بظاہر دوستی رکھتے ہیں لیکن حقیقت میں میں دشمنی کرتے ہیں۔ان دوستوں سے بھی بدلہ لوں جنہوں نے مجھ سے دوری اختیار کر لی ہے جواب ملتے بھی نہیں ہیں لیکن کیسے بدلہ لوں؟ جنہوں نے مجھ سے دوری اختیار کی یا مجھ سے بھلائی نہیں کر رہے ہیں میں ان کے ساتھ نیکی کروں۔

''وایثب من حدمنی بالبذل '' جس نے مجھے کچھ دینے سے انکار کیا ہے میں اسے اس کا بدلہ کچھ دے کر لوں۔''واکافی من قطعنی بالصلۃ'' اور جس نے مجھ سے تعلقات ختم کر لئے ہیں، جن اعزا واحباب نے رشتہ قرابت یا رشتہ محبت توڑ لیا ہے ان سے میں اس طرح بدلہ لوں کہ ان سے جا ملوں، انہوں نے کاٹا ہے تو میں جوڑ دوں۔میری جانب سے بدلہ یہ ہو کہ انہوں نے کاٹا ہے تو میں سی دوں، انہوں نے تعلقات توڑے ہیں تو میں جوڑ دوں۔"واخالف من اغتابنی الیٰ حسن

الذکر'' جو میری غیبت کرتے ہیں، پیٹھ پیچھے میری برائی کرتے ہیں (خدایا توفیق دے) کہ میں ان کی مخالف کروں لیکن مخالفت اس طرح ہو کہ اپنی غیبت کرنے والوں پیٹھ پیچھے ہمیشہ اچھائی بیان کروں۔ ''وإن اشکر الحسنۃ واغضی من السیّئۃ'' لوگوں کی نیکی پر ان کا شکریہ ادا کروں لیکن برائیوں سے چشم پوشی کرلوں۔

10۔کیاانسان کو بُرائی کا جواب بُرائی سے دینا چاہئے؟

خواجہ عبد اللہ انصاری نے ایک جگہ کہا ہے، شاید اپنی تعریف کی ہے لیکن بہر حال وہ ایک عارف اور اونچی شخصیت تھے۔ کہتے ہیں 'بدی را بدی کردن سگساری است' کسی نے ہماری ساتھ بُرائی کی ہے ہم برائی کا جواب برائی ہی سے دیں تو یہ کتوں کا طریقہ ہے اس لئے کہ کتا اگر دوسرے کتے کو کاٹ لیتا ہے تو جواب میں دوسرا بھی پہلے والے کو کاٹتا ہے۔ 'نیکی را نیکی کردن حزکاری است' اگر کوئی بھلائی کے بدلہ میں بھلائی کرے تو یہ بھی کوئی کمال نہیں ہے۔ پتہ نہیں آپ نے دیکھا ہے یا نہیں میری طرح جس کا تعلق گاؤں سے ہے اس نے ضرور دیکھا ہو گا کہ جب ایک گدھا دوسرے گدھے کو کھجلاتا ہے تو جواب میں وہ بھی فوراً پہلے والے کو کھجلانے لگتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ دوسرا اس کا کندھا سہلا رہا ہے تو اسے اچھا لگ رہا ہے لہٰذا وہ بھی دوسرے کا کندھا سہلانے لگ جاتا ہے۔ 'بدی را نیکی کردن کار خواجہ عبداللہ انصاری است' چوتھا جملہ میں بڑھا دیتا ہوں کہ 'نیکی را بدی کردن کار مامردم ایرانی است'۔

11۔ بالغ نظر افراد سے متعلق امیر المؤمنین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

مولائے کائنات حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے منسوب دیوان میں ایک شعر ہے 'وذی سفہ یوا جھنی بجھل واکراہ اِن اکون لہ مجیباً' سفیہ کے معنی پاگل کے نہیں ہوتے۔ مطلب یہ کہ جو شخص کی فکر بلند اور ہدف و منزل معین ہو اس کی معاشرہ میں ایک حیثیت ہو جاتی ہے اور اب عفو ودر گذر کی گنجائش نہیں ہوتی۔ 'واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً' حضرت علیؑ فرماتے ہیں 'وذی سفہ یوا جھنی بجھل' بہت سے ایسے لوگ جو فکری طور پر نابالغ ہونے کی وجہ سے مجھ سے جہالت ونادانی سے پیش آتے ہیں، میری برائی کرتے، مجھے برا بھلا کہتے ہیں 'واکرہ من اِن اِکون لہ مجیباً' مجھے ان کا جواب دینے میں کراہیت محسوس ہوتی ہے۔ 'یزید سفاھہ وازید حلماً کعود زاد فی الاحداق طیبا' ایسا کئی بار ہوتا ہے کہ وہ اپنی کم عقلی، جہالت اور برائی میں اضافہ کرتا رہتا ہے تو میں اپنی برد باری میں اضافہ کرتا رہتا ہوں اس عود کی طرح جسے آگ میں ڈال دینے کے بعد جتنی آگ زیادہ جلے گی اس کی خوشبو میں اتنا ہی زیادہ اضافہ ہوتا جائے گا۔ مطلب یہ کہ حلم بھی اخلاقی اقدار کا حصہ ہے۔

12۔ کوئی اخلاقی کام مثلاً؟

مالک اشتر کا واقعہ آپ سب نے سن رکھا ہوگا۔ آپ بڑے لحیم شحیم جسم کے مالک تھے ۔ایک بار آپ کوفہ کے بازار سے گذر رہے تھے تو لکھا ہے کہ ایک بازاری لڑکے نے جو آپ کو نہیں جانتا تھا کچھ اٹھا کر مثلاً کوڑا وغیرہ اٹھا کر آپ کے سر اور چہرہ پر پھینک

دیا۔آپ نے کوئی توجہ ہی نہ دی اور آگے بڑھ گئے جب آگے بڑھ گئے تو کسی نے اس بازاری لڑکے سے کہا کہ یہ جن کی تم نے توہین کی اور مذاق اڑایا ہے جانتے ہو کون تھے؟ کہنے لگا نہیں کون تھے؟ جواب ملا علی ابن طالب کے لشکر کے سردار امیر الجند مالک اشتر۔لڑکا کانپنے لگااور بھاگا کہ قبل اس کے وہ میرے بارے کوئی فیصلہ لیں میں جا کر ان سے معافی مانگ لیتا ہوں۔قریب پہونچ کر ان کے پیچھے پیچھے ہو لیااس کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ آپ مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگے، دو رکعت نماز کی نیت کر لی لڑکا رکا رہا کہ نماز تمام ہو جائے جب انہوں نے سلام پھیرا تو لڑکے نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور کہا کہ میں وہی بد تمیز اور بے ادب ہوں جس نے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے، میں آپ کو جانتا نہیں تھا معاف کر دیجئے وغیرہ وغیرہ۔مالک بولے قسم خدا کی میرا مسجد میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا میں کہیں اور جا رہا تھا خدا کی قسم میں مسجد میں اسی لئے آیا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر تمہارے حق میں دعا کروں خدا تمہارا گناہ معاف کر دے اور تمہاری ہدایت کر دے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

اس عمل کو آپ کیا کہیں گے؟ ایک انتہائی اعلیٰ اخلاقی قدر جو ائمہ طاہرین علیہم السلام نے تعلیم دی ہے۔اس طرح کے واقعات ماشاء اللہ بہت ہیں۔

13۔ائمہ طاہرین علیہم السلام کی اخلاقی سیرت کی کچھ وضاحت کیجئے؟

ایک مشہور واقعہ امام حسن علیہ السلام سے بھی منسوب ہے اور امام حسین علیہ السلام سے بھی۔ میں جو روایت آپ کے سامنے نقل کرنے جا رہا ہوں یہ امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے۔ایک بار عصام ابن المصطلق نامی شام کا ایک شخص مدینہ آیا۔مدینہ کی مسجد میں اس کی نگاہیں ایک ایسے شخص پر جا رکیں جس کے چہرہ سے ہیبت وجلال ساطع تھا، پوچھا یہ وہاں بیٹھا کون ہے ؟ کسی نے بتایا حسین ابن علی علیہما السلام۔ بس جیسے ہی سنا حسین ابن علی (علیہما السلام) زبان سے نکلا قربۃ الی اللہ چلتا ہوں انہیں دوچار گالیاں دے کر آؤں۔اس کے بعد آیا اور آپ علیہ السلام کے سامنے کھڑے ہو کر پوری ڈھٹائی سے جناب امیرؑ اور آپ کو گالیاں دینے لگا؛آپ لوگوں نے اسلام کو برباد کر دیا ہے، آپ لوگ (معاذ اللہ) منافق ہیں وغیرہ وغیرہ۔امام علیہ السلام نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا اور سمجھ گئے اس شخص کو بہکایا گیا ہے جب وہ سب کچھ کہہ چکا تو آپ علیہ السلام فرمایا 'تم شام سے ہو؟' اس نے کہا 'ہاں'۔آپ نے پھر ایک جملہ فرمایا جو عربی میں مہاورہ ہے 'شنشنہ اعرفھا من اخزم'۔جانتا ہوں شام کے لوگ اسی طرح کے ہیں۔تو تم ہمارے شہر میں پردیسی ہو، ہمارے مہمان ہو، چلو گھر چلو ہمارے مہمان بن کے رہو، ہم تمہاری خدمت تواضع کریں گے، اگر زادراہ کم ہے تو وہ بھی دیں گے۔اس آدمی کا بیان ہے (یہ سب سنتے ہی مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی) کہ چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور اس میں گھس پڑوں۔

14۔انسان کے لئے صالحین کا زیور پہننا کتنی اہمیت رکھتا ہے؟

صحیفہ سجادیہ کی ایک دعا کی کچھ عبارتیں میں نے آپ حضرات کے سامنے پڑھی ہیں جن میں نہایت اعلی اخلاقی اقدار کا ذکر ہے مزید کچھ عبارتیں پڑھتا ہوں۔وہی جہاں تک پہلے پڑھا تھا اسی کے آگے ہے آپ دو بار محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور اس کے بعد خداوند متعال سے عرض کرتے ہیں 'وحلنی بحلیۃ الصالحین والبسنی زینۃ المتقین' پالنے والے ! مجھے صالحین کے زیور سے زینت دے اور پرہیزگاروں کا لباس پہنا۔ ان جملوں میں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ صالحین کا زیور اور پرہیزگاروں کا لباس کیا چیز ہے؟

15۔یہ فرمایئے کہ معاشرہ میں اخلاقیات کیونکر پروان چڑھائی جاسکتی ہیں؟

ہمارے نزدیک صالح اور پرہیزگار کے معنی کچھ اور ہیں اور امام سجاد علیہ السلام جو یہاں وضاحت فرما رہے ہیں اس کا مفہوم کچھ اور ہے، 'حلنی بحلیۃ الصالحین والبسنی زینۃ المتقین فی بسط العدل وکظم الغیظ واطفاء النائرۃ وضم اھل الفرقۃ واصلاح البین وافشاء العارفۃ وستر العائبۃ ولین العریکۃ وخفض الجناح'۔ پالنے والے ! مجھے صالحین کے زیور سے زینت دے اور پرہیزگاروں کا خوبصورت لباس پہنا۔اس کے بعد (اس مقصد سے کہ لوگ سمجھ جائیں کہ صالحین کی زینت اور پرہیزگاروں کے لباس سے مراد کیا ہے) فرماتے ہیں 'فی بسط العدل' عدل وانصاف پھیلانے میں یعنی صالحین کی زینت اور پرہیزگاروں کا لباس یہ ہے کہ یہ حضرات عدل وانصاف پھیلاتے ہیں 'وکظم الغیظ' اور

دوسرے یہ کہ غصہ کو پی جاتے ہیں مجھے بھی جب غصہ آئے تو اس پر قابو پا سکوں، غصہ کو پی جاؤں۔

16۔ کظم غیظ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی سیرت رہی ہے اس کی کچھ وضاحت کیجئے؟

جب آدمی کو غصہ آتا ہے تو اس کے اندر ایک نفسیاتی کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اسی کشیدگی کے خاتمہ کا نام کظم ہے بالکل ایسے ہی جیسے ٹیومر کو بجلی کی مدد سے پگھلایا جاتا ہے۔ روحانی اعتبار سے کظم غیظ یہ ہے کہ انسان نہ صرف یہ کہ غصہ کے مطابق کوئی قدم نہ اٹھائے بلکہ ایسا کچھ کرے کہ وہ نفسیاتی کشیدگی دل سے ایسے ختم ہو جائے جیسے برف پگھل کر پانی ہو جاتی ہے۔

17۔ غصہ کو کیسے پیا جا سکتا ہے؟

پرہیزگاروں کی زینت اور صالحین کا زیور غصہ کو پی جانا ہے 'واطفاء النائرہ' جہاں کہیں بھی آگ لگی ہو (واضح ہے کہ یہاں پر آگ سے مراد دو مؤمنوں کے مابین لڑائی، جھگڑا اور اختلاف ہے، فتنہ کی آگ ہے۔ تو کیا ایسی صورتحال میں جیسا کہ ہم لوگ عام طور پر کرتے ہیں جلتی پر تیل ڈالنا چاہئے تا کہ آگ اور بھڑکے یا یہ کہ جہاں مؤمن بھائیوں کے مابین آگ جل رہی ہو وہاں میں فائر بریگیڈ کا کام کروں، مسلمانوں اور مؤمنین کے

درمیان صلح کراؤں، 'وافشاء العارفۃ' لوگوں کی اچھائیاں عام کروں 'وستر العائبۃ' اور اس کے برعکس لوگوں کی برائیاں چھپاؤں اور ان پر پردہ ڈالوں۔

18۔ مسلمانوں میں حسن ظن عام کرنے کا کوئی طریقہ بیان کیجئے؟

انسان کی کوششیں اس حد تک ہونی چاہئیں کہ مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے حسن ظن رکھنے کی صفت عام کرنے کے لئے جہاں موقع ملے وہاں لوگوں کی نیکیاں بیان کرے، برائیوں پر پردہ ڈالے، برائیاں اگر حقیقت میں بھی ہیں تب بھی انہیں چھپائے، برائیاں عام نہ کرے۔ لوگوں کی نیکیاں عام کرنا اور برائیاں چھپانا اپنی جگہ ایک اسلامی فریضہ ہے۔ جب انسان میں تھوڑی بہت نیکی پائی جاتی ہو اس کے بعد یہ دیکھے کہ لوگ اسے اس کی نیکیوں سے ہی پہچانتے ہیں۔ یہی چیز اس امر کا باعث ہوگی کہ وہ اپنے اندر سے برائیاں کم کرتا چلا جائے لیکن اگر اس کے برعکس اگر کسی شخص میں کچھ نیکیاں ہو اور کچھ برائیاں اور وہ یہ دیکھے کہ لوگ اسے اس کی برائیوں سے ہی پہچانتے ہیں (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) تو ایسی صورت میں اس کی نیکیاں اور اندر کی نیک شخصیت ٹوٹ جائے گی اور وہ آہستہ آہستہ ایک برا آدمی بن جائے گا۔

19۔ لوگوں کی برائیاں عام کرنے کے بارے میں قرآن مجید کا کیا ارشاد ہے؟

قرآن کریم غیر معمولی انداز میں لوگوں کو اس کام سے منع کرتا ہے کہ فحشاء (یا قرآن کے الفاظ میں فاحشہ) یعنی مسلمانوں کی برائیاں یہاں تک کہ واقعی برائیاں بھی عام کی

جائیں 'ان الذین یحبون اِن تشیع الفاحشۃُ فی الذین آمنوا لھم عذابٌ الیمٌ' اس آیہ کریمہ سے متعلق ایک دو تفسیروں کے بیان کے مطابق 'جن لوگوں کو مسلمانوں اور مؤمنین کی برائیاں عام کرنا پسند ہے (ان کے لئے دردناک عذاب ہے) بس پتہ لگنا چاہئے کہ فلاں شخص میں کوئی برائی پائی جاتی ہے یا اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے (پھر دیکھئے اس بیچارہ کی عزت کی کسی دھجیاں اڑتی ہیں) اور یہ تو ہم سچائی اور حقیقت کی بات کر رہے ہیں یعنی جو برائی حقیقت میں پائی جاتی ہے اب اگر کہیں اپنی طرف سے گڑھ گڑھ کے برائیاں دوسرے مؤمنین کی جانب منسوب کی جاتی ہیں تو پھر خدا ہی جانے۔

20۔مؤمن بھائی پر تہمت لگانے سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟

حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مؤمن بھائی پر تہمت لگائے تو اس کا ایمان اس کی روح میں ایسے پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔اگر سچ ہو تو ایک دوسرے سے کہے گا، دوسرا تیسرے سے اور پھر آہستہ آہستہ پھیل جائے گی اور اگر جھوٹ ہو تو پھر خدا ہی جانے یقیناً وہ تو قرآن کی رو سے بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

21۔غیبت کیوں حرام ہے؟

چونکہ اس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔غیبت درواقع وہی برائیاں پھیلانا ہے اگر وہ حقیقت میں کسی کے اندر پائی جاتی ہوں۔

22۔غیبت کی کچھ اور وضاحت کیجئے؟

میں وضاحت کر دوں کہ کچھ مقامات ایسے ہیں کہ جہاں پر کسی کی برائی بیان کرنا غیبت شمار نہیں ہوتا مثلاً جہاں مشورہ لینے والے کو حقیقی صورتحال سے باخبر کرنا مقصود ہو۔ایک آدمی کسی شخص کے ساتھ مل کر کوئی کمپنی کھولنا چاہتا ہے آپ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہے ہیں اسے جانتے ہیں تو یہ شخص آپ کے پاس آکے پوچھتا ہے کہ بھائی صاحب ! آپ کچھ عرصہ فلاں صاحب کے ساتھ رہے ہیں مجھے بتائیں گے کہ یہ کیسے آدمی ہیں میں ان کے ساتھ مل کر ایک کمپنی کھولنا چاہتا ہوں یا انہیں بیٹی دینا چاہتا ہوں یا ان کی لڑکی کا اپنے لڑکے کے لئے ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔یہاں پر چونکہ وہ آپ سے مشورہ لے رہا ہے لہٰذا آپ کے لئے حقیقت بیان کرنا جائز ہی نہیں بلکہ لازم ہے۔آپ کہئے کہ چونکہ بات مشورہ کی ہے لہٰذا میں حقیقت بیان کرنا چاہوں گا اور یہ ہے کہ یہ آدمی ایسا ہے ویسا ہے وغیرہ۔اسی طرح اگر کسی مقام پر کوئی آپ پر ظلم کر رہا ہے، کسی نے آپ کا حق چھین رکھا ہے تو یہاں پر یا تو آپ زبان بند رکھئے اور کسی سے نہ بتایئے کہ آپ کا حق پامال کیا جا رہا ہے اور اپنے حق سے ہاتھ دھو بیٹھئے یا بتایئے تو یہ غیبت ہو جائے گی تو یہ غیبت جائز ہے 'لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم'۔ میں خاص طور سے یہ سب بتا رہا ہوں تاکہ ہم افراط یا تفریط کا شکار نہ ہوں۔

23۔ہم مسلمانوں کا کوئی عیب بتایئے؟

ہمارے مسلم معاشرہ خاص طور پر ایرانی معاشرہ کا عیب جو تاریخ میں بھی بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اِدھر مڑ جاتے ہیں یا اُدھر، صحیح اور درمیانی راہ پر نہیں چلتے۔ یا تو ہر وقت غیبت ہی کرتے رہتے ہیں یا اس حد تک پہونچ جاتے ہیں کہ حجاج کی غیبت کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔

24۔کیا ہر قسم کی غیبت حرام ہے؟

ابن سیرین دوسری ہجری صدی کے ایرانی عالم ہیں۔ جب عالم اسلام میں سفاکیت اور خوں ریزی کی مثال حجاج واصل جہنم ہوا تو ایک شخص ابن سیرین کے پاس آکر حجاج کی برائی کرنے لگا تو تقدس مآب ابن سیرین کہتا ہے 'غیبت نہ کرو، تمہارا غیبت کرنا حجاج کے گناہ سے زیادہ برا ہے۔ میں حجاج کی غیبت نہیں سن سکتا' کتنی فضول بات ہے۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ غزالی جیسا بلند مرتبہ عالم دین اس واقعہ کو نقل کرتا اور اس کی تائید کرتا ہے۔ یہ غلط ہے، غزالی کو ہم بہت بڑا عالم دین مانتے ہیں ایک غیر معمولی مفکر شخص تھا لیکن بڑے لوگوں سے غلطیاں بھی بڑی ہوتی ہیں۔

25۔کیا بُرے اور ظالم لوگوں کا تذکرہ غیبت شمار ہوگا؟

ابن الجوزی کے بقول غزالی ایک بہت بڑی غلطی یہ ہے کہ اس نے شریعت کو تصوف سے جوڑ دیا ہے۔ صوفیانہ انتہاپسندی کے باعث کہیں کہیں غزالی اسلامی فقہ سے منحرف

ہو گئے ہیں۔ یہیں جو کہا''ابن سیرین کا کہنا صحیح ہے اُس شخص کو حجاج کی غیبت کرنے کا حق نہیں تھا اس لئے کہ حجاج بھی مسلمان تھا'' تو بھائی اگر حجاج کی بھی غیبت نہیں کی جاسکتی تو دنیا میں کس کی غیبت جائز ہے؟ اس کا تو مطلب ہوا کہ ہم صبح شام منبر سے یزید کی غیبت کرتے ہیں اس لئے کہ اس کے مظالم بیان کرتے ہیں۔ خود خدا نے فرعون کی غیبت کی ہے، نمرود کی غیبت کی ہے، قارون کی غیبت کی ہے، بلعم باعورا کی غیبت کی ہے، دیگر سیکڑوں لوگوں کی غیبت کی ہے، کئی قوموں کی غیبت کی ہے، قوم بنی اسرائیل کی جم کر غیبت کی ہے۔ جی نہیں یہ سب غیبت نہیں ہے۔ اب اِس طرف سے نہ گریے گا۔

26۔ انسان اور اس کی فکر کس طرح پاک و مقدس ہو سکتی ہے؟

امام سجاد علیہ السلام کے الفاظ تھے 'وافشاء العارفہ وستر العائبہ'۔ یہ سب میں یہ واضح کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ انسان جب اس حد تک پہونچ جائے کہ اس کی آرزو یہ ہو تو یہ آرزو مقدس ہے، جب اس کی فکر یہ ہو تو یہ فکر مقدس ہے، جب اس کا عمل ایسا ہو تو یہ عمل مقدس ہے، جب اس کے اندر اس طرح کے ملکات پیدا ہو جائیں تو یہ ملکات مقدس ہیں، باارزش ہیں، قیمتی ہیں۔ قیمتی ہونے کا راز کیا ہے؟ کہاں سے اور کس طرح عمل یا فکر قیمتی ہوئی؟

27۔اخلاقی مکاتب فکر کیونکر عالم وجود میں آئے؟

بعض انسانی افعال کے اخلاقی ہونے کا راز بیان کرنے کے لئے کئی مکاتب فکر عالم وجود میں آئے ہیں اور اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔کل رات سے ہم ان مکاتب کے نظریات بیان کریں گے کہ مثلاً فلاں مکتب فکر کہتا ہے کہ کسی کام کے اخلاقی ہونے کی وجہ اس کا فلاں نوعیت کا ہونا ہے دوسرا مکتب کہتا ہے جی نہیں فلاں نہیں بلکہ فلاں نوعیت کا ہونا ہے پھر آخر میں ہم واضح کریں گے کہ اسلام کے نزدیک کسی انسانی فعل کے اخلاقی ہونے کا راز کیا ہے نیز یہ کہ اخلاقی کام کی قدر و قیمت اسلام کی نظر میں کو وجہ سے ہے۔سب سے بڑھ کے ہم یہ جائزہ لیں گے کہ اسلام اخلاقی کاموں کا کیا تجزیہ کرتا ہے، یہ کام اسلام سے کیونکر ہماہنگ ہیں البتہ سب سے زیادہ اسلام ہی سے ہماہنگ ہیں۔اسی طرح ہم یہ بھی جائزہ لیں گے کہ دیگر مکاتب فکر خاص طور پر مادی فلسفے اخلاقی اقدار کی کیا توجیہ کرتے اور کس طرح انہیں تسلیم کرتے ہیں؟

نهضة ترجمة
Translation Movement

28۔ کیا انسان کے ہر عمل کا ایک مبدا اور غایت ہوتی ہے؟

انسان کے ہر کام کا ایک مبدا ہوتا ہے اور ایک غایت۔ مطلب یہ کہ انسان کے اندر ایک احساس، ایک میلان اور ایک جذبہ ہوتا ہے جو اسے کسی کام کی جانب ابھارتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ انسان اس کام کو انجام دیتا۔ یہ ناممکن ہے کہ انسان کو کوئی شے کسی کام کی جانب ابھار نہ رہی ہو، اس کام کے سلسلہ میں اس کے اندر کوئی رجحان یا جذبہ نہ ہو پھر بھی وہ اس کام کو انجام دے دے۔ اسی طرح ہر کام کا ایک ہدف ہوتا ہے، کسی بھی کام کے سلسلہ میں انسان کے سامنے ایک مقصد ہوتا ہے جسے اس کام کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

29۔ کس کام کو اخلاقی کہا جاتا ہے؟

اخلاقی وہ کام ہے جو مبدا کے لحاظ سے ایسے میلان و رجحان کا نتیجہ ہے جس کا تعلق خود انسان سے نہیں بلکہ دوسروں سے ہے۔ اس میلان کا نام ہم نے 'غیر دوستی جذبہ' رکھا ہے۔ اخلاقی کام کے مقصد کے لحاظ سے انسان اپنے آپ تک نہیں بلکہ دوسروں تک خیر و نیکی پہونچانا چاہتا ہے۔

30۔ کیا جملہ مذاہب دوسروں سے محبت پر یقین رکھتے ہیں؟

اس نظریہ کے مطابق فصل طبیعی 'خود' اور 'میں' کے دائرہ سے باہر نہیں ہے۔ ایسا میلان و رجحان جو 'میں' اور 'خود' سے تعلق رکھتا ہے، اسی میں اور خود تک کوئی نیکی

نهضت ترجمه
Translation Movement

اور بھلائی پہونچانا چاہتا ہے حیوانوں کا بھی یہی حال ہے لیکن اخلاقی کام وہ ہوتا ہے جس میں میلان ورجحان بھی بنیادی طور پر اپنے سے نہیں بلکہ دوسرے سے تعلق رکھتا ہےاور مقصد بھی دوسرے تک خیر ونیکی پہونچانا ہے نہ کہ اپنے آپ تک ۔یہ وہی مسلک ہے جو محبت کو اخلاق کی بنیاد بتاتا ہے۔اس کے نزدیک اخلاق یعنی محبت۔جس معلم اخلاق نظریہ یہ ہو وہ خود کو محبت کا پیام بر کہتا ہے۔اس نظریہ کے ایک حصہ سے جملہ ادیان اور دنیاکے اکثر فلسفی مکاتب متفق ہیں۔شاید دنیا میں ایسا کوئی بھی مذہب نہ ملے جو محبت پر زور نہ دیتا ہو۔

31۔اپنی ذات کو پہچاننے سے انسان کو کیا فائدہ پہونچے گا؟

ہماری احادیث وروایات میں ایک جملہ آیا ہے 'احبب لغیرک ما تحب لفنسک اِکرہ لغیرک ماتحب لنفسک' دوسرے کے لئے وہی پسند کرو جو تمھیں اپنی ذات کے لئے پسند ہے اور دوسرے کے لئے بھی وہی ناپسند کرو جو تمھیں اپنی ذات کے لئے ناپسند ہے، یہی بات مختلف انداز سے روایات میں آئی ہے۔ذات ترجمہ کیا جاتا رہا ہے کہ جو تمھیں اپنی ذات کے لئے پسند ہو۔۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ذات کی جگہ نفس ترجمہ کیا جانا چاہئے۔بہر حال انسان کو دوسرے کی بھلائی کے لئے اپنے آپ کو جاننا ہوگا(کیا پسند ہے ،کیا ناپسند ہے وغیرہ)۔دنیا میں صرف ایک معرفت پائی جاتی ہے اور وہ معرفت نفس ہے یعنی اپنے آپ کو پہچاننا،خود شناسی۔ہندوستانی ثقافت کی بنیاد بھی نفس کی شناخت ہی ہے یعنی انسان کو اپنے آپ کو پہچاننا چاہئے،اپنے آپ کو کشف کرنا چاہئے۔ہندوستان

میں ساری ریاضتیں اسی مقصد کے لئے کی جاتی ہیں، سامنے والا کہتا ہے 'میں یہ سمجھ گیا'۔

32۔ معرفت اور شناخت کے اصول کتنے ہیں؟

ایک اصول یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک معرفت اور ایک شناخت پائی جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو کشف کرنا ہے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور دنیا کو بھی (ملاحظہ کیا آپ نے؟! میں اسی لئے کہہ رہا تھا کہ ذات کے بجائے نفس ترجمہ ہونا چاہئے)۔ بالکل صحیح ہے یہ دونوں اصول جو بیان کئے گئے سرکار دوعالم ﷺ اور امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات میں موجود ہیں۔ مولائے کائنات ؑ کا اس بارے میں ارشاد نہج البلاغہ میں نہیں آیا ہے لیکن غرر اور درر دونوں میں آیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں 'معرفۃ النفس انفع المعارف' اپنے آپ کو پہچاننا ہر شناخت سے زیادہ مفید ہے۔ اس بارے میں سرکار دوعالم ﷺ اور امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات موجود ہیں کہ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو بھی پہچان لیا اور دنیا کو بھی۔ اسی طرح کے الفاظ آئے ہیں 'جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا'۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

33۔ چاہنے اور محبت کرنے کے بارے میں گاندھی کا کیا نظریہ ہے؟

گاندھی کے نزدیک تیسرا اصول یہ ہے (میں نے یہ تینوں اصول اُپانیشدہا کا مطالعہ کرکے معلوم کئے ہیں) کہ پوری دنیا میں ایک طاقت اور ایک نیکی کا وجود ہے اور وہ طاقت اپنے آپ پر قبضہ کرنے کی طاقت ہے۔ جو شخص اپنے آپ پر قبضہ کرلے اس نے پوری دنیا پر قبضہ کرلیا۔ اسی طرح پوری دنیا میں ایک نیکی پائی جاتی ہے اور وہ دوسروں سے محبت کرنا ہے ایسے ہی جیسے انسان اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔ گاندھی کا نظریہ میں نے اسی ایک جملہ تک پہونچنے کے لئے عرض کیا ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستانی اخلاق کی بنیاد محبت ہے۔

34۔ محبت اور اچھے برتاؤ سے متعلق عیسائیت کا کیا نظریہ ہے؟

عیسائی بھی بہرحال اپنے دعوے کے لحاظ سے محبت پر زور دیتے ہیں (ہندوستانی چونکہ مشرقی ہیں لہٰذا ان کے اندر نفاق اور جھوٹا پن کم ہے لیکن عیسائی مغربی ہیں اکثر ہوتا کچھ ہے اور ظاہر کچھ کرتے ہیں اس لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کے دعوے کے مطابق) عیسائی مشنریز اور مبلغین ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم محبت کا پیغام لے کر آئے ہیں، حضرت عیسیٰؑ پیغمبر محبت تھے، محبت کرو، عشق کرو، پیار کرو۔ یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو باہنا گال بھی بڑھا دو۔ اس نظریہ کے مطابق اخلاق یعنی نیکی کرنا یعنی محبت کرنا، دوسروں سے پیار کرنا۔

35۔ کیا ہر محبت اخلاق ہے؟

ہر محبت اخلاق نہیں ہوتی۔

یہ نظریہ پچاس فیصد صحیح اور پچاس فیصد غلط ہے۔اس پر بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں ایک یہی کہ ہر محبت کو اخلاق نہیں کہا جاسکتا اگرچہ قابل تعریف اور اچھا عمل ہے مگر اخلاق نہیں ہے۔ہر قابل تعریف کام اخلاق نہیں ہوتا۔ کسی پہلوان کی طاقت قابل تعریف تو ہے لیکن اخلاق نہیں ہے۔اخلاق کا ایک عنصر اختیاری اور حاصل کردہ یعنی جذبات پر مبنی نہ ہونا ہے۔اگر کسی کام کی انجام دہی انسان کے جذبات وخواہشات (غریزہ) کا تقاضا یعنی اس کی فطرت میں شامل ہو اور انسان اس عمل کی جانب رجحان ومیلان اختیاری طور پر خود سے حاصل نہ کیا ہو تو ایسا باعظمت کام قابل تعریف تو ہوسکتا ہے لیکن اخلاق نہیں ہے جیسے ماں باپ خاص طور پر ماں کی اولاد سے محبت۔ ایک ماں کی اپنے بچہ کے تئیں احساسات نہایت ہی باعظمت اور قابل تعریف ہوتے ہیں لیکن ہم کسی ماں اپنے بچہ کے تئیں محبت وچاہت کے اتنے شدید احساسات کو اخلاق کا نام نہیں دے سکتے۔اس لئے کہ یہی ماں کسی دوسرے بچہ مثلاً پڑوسی کے بچہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی (سوت کے بچوں کی ہم بات نہیں کررہے ہیں ان کے سلسلہ میں ممکن ہے مخالف جذبات کارفرما ہوں لیکن مثلاً پڑوسی کے بچہ کے سلسلہ میں لاتعلق ہوتی ہے)۔یہ احساسات پرائویٹ اور نجی ہیں، اپنے بچہ تک محدود ہیں، انہیں

حاصل نہیں کیا گیا ہے، اپنے اختیار اور ارادہ سے انہیں اختیار نہیں کیا گیا ہے بلکہ حکمت پر مبنی قانون خلقت نے انہیں ماں کو عنایت کیا ہے۔

36۔ حکمت پر مبنی قانون خلقت نے انسان کو کیا دیا ہے؟

حکمت پر مبنی قانون خلقت نے اس قسم کے شدید احساسات ماں کو دیے ہیں تاکہ دنیا کا نظام قائم رہے اس لئے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی ماں اپنے بچہ کی تیمارداری نہ کرتی۔ لہٰذا ماں کے احساسات غیر دوستانہ، ایک فطری جذبہ کا نتیجہ اور 'میں' اور 'خود' سے خارج ہونے کے باوجود اخلاقی نہیں کہے جا سکتے، ماں کے اس عمل کو اخلاق نہیں کہا جا سکتا۔ باپ کے احساسات، رشتہ داروں کے احساسات، ہم وطن سے محبت نیز اپنی قومیت سے محبت کا بھی یہی حال ہے۔ جو احساسات انسان نے اپنے اختیار سے حاصل نہیں کئے ہیں انہیں اخلاق کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

37۔ کیا دائرۂ اخلاق غیر دوستانہ کی حدود سے ماوراء ہے؟

اخلاق غیر دوستانہ کی حدود کے اندر محدود نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض: اخلاق کا دائرہ کے غیر دوستانہ کی حدود سے ماوراء ہے۔ جملہ اخلاقیات یعنی انسان کے تمام مقدس اور باعظمت کام غیر دوستانہ نوعیت کے نہیں ہوتے۔ انسان ایسے بہت سے کام انجام دیتا ہے جو قابل تعریف اور باعظمت ہوتے ہیں لیکن غیر

دوستانہ کے دائرہ کے اندر نہیں ہوتے۔جس طرح انسان ایثار یا نیکی کی تعریف کرتا اور انہیں مقدس سمجھتا ہے اسی طرح ان امور کو بھی مقدس سمجھتا ہے جیسے عربوں کے نزدیک اباء الضیم یعنی ذلت وپستی اختیار نہ کرنا۔جب کوئی خطرہ لاحق ہو اور انسان کے پاس دو ہی راستے ہوں؛ایک یہ کہ جان ومال کا نقصان برداشت کرلے لیکن اپنی عزت بچالے اور دوسرا یہ کہ جان ومال بچاکے ذلت وپستی اختیار کرلے۔کہتے ہیں 'الموت اولی من رکوب العار' مرجانا ذلت ورسوائی برداشت کرنے سے بہتر ہے۔امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں 'والحیوۃ فی موتکم قاھرین'۔گاندھی کہتا ہے 'دنیامیں فقط ایک ہی نیکی اور اچھائی پائی جاتی ہے اور دوسروں سے محبت کرنا ہے'۔جی نہیں دنیامیں محبت اور دوسروں سے پیار کے علاوہ بھی نیکی اور بھلائی موجود ہے جس کی ایک مثال ہم نے ابھی ذکر کی ہے۔

اور بھی کام ہیں دنیامیں محبت کے سوا

نهضت ترجمه
Translation Movement

38۔دوسروں سے محبت کی مزید وضاحت کیجئے؟

انسان کی دوسروں سے محبت قدرے تشنۂ تشریح ہے۔عام طورپر اسے 'غیر دوستانہ' کہا جاتا ہے کچھ اور آگے بڑھے اور کہنے لگے 'انسانوں سے پیار'۔اس پر سب سے پہلا اعتراض تو یہی ہے پیار کیوں صرف انسانوں سے؟ جانداروں سے پیار کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔کیا جانوروں کے تئیں جذبۂ محبت کااظہار (ایک شخص کا واقعہ بھی حدیث میں آیا

ہے کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلا دیا) اخلاق نہیں ہوگا اس لئے کہ سامنے والا انسان نہیں ہے؟ کیا انسان صرف انسان سے ہی پیار کرنا چاہیئے دوسرے جانداروں سے نہیں؟

39۔انسانوں سے پیار کرنا اچھا ہے یا جانداروں سے جن میں انسان بھی شامل ہے؟

انسان کو ہر شے سے محبت رکھنی چاہیئے۔ سعدی کہتے ہیں:

به جهان خرم از آنم که جهان خرم ازاوست

عاشقم بر همه عالم که همه عالم از اواست

به ارادت بخورم زهر که شاهد ساقی است

به حلاوت بکشم درد که درمان هم ازاوست

کیوں صرف انسانوں سے پیار؟ کہنا چاہیئے جانداروں سے پیار اور مزید یہ کہ 'انسانوں سے پیار' ایک تشریح طلب مسئلہ ہے اس لئے کہ اگر اس معاملہ ذرا سا افراط ہو جائے تو 'انسانوں سے پیار' کے نام دشمنی اور نفرت کی جائے گی۔

40۔انسانوں سے پیار کا مطلب 'ہر انسان' سے پیار؟

کیا انسان سے مراد ایک سر دو کان اور دو پیر والا جانور ہے؟ یا یہ کہ انسان سے مراد ہر انسان؛ انسان بن جانے کی صلاحیت رکھنے والا یا انسانیت کا دشمن انسان نہیں بلکہ انسانیت

کا مالک انسان ہے۔اس طرح انسانوں سے پیار درواقع انسانیت اور انسانی اقدار سے پیار کی وجہ سے ہے۔جس میں جس قدر انسانی قدریں ہوں گی وہ اتنا ہی پیار کے قابل ہوگااور جو جتنا انسانیت دور ہوگا چاہے بظاہر اور جسمانی طور پر انسان ہی ہو دشمنی اور نفرت کے قابل ہے۔ظاہری طور پر تو چنگیز،یزید ابن معاویہ اور حجاج ابن یوسف بھی انسان ہی ہیں لیکن ایسے انسان کہ جن کے اندر انسانی اقدار کا فقدان ہے، انسان دشمن انسان۔

41۔اقدار سے نابلد انسان کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

'انسانوں سے پیار' وضاحت کا طالب ہے۔انسانوں سے پیار کے معنی یہ ہیں کہ جو انسان جس قدر اقدار کا مالک ہے اتنا ہی محبت کا مستحق ہے اسی طرح جو شخص فی الحال اقدار سے نابلد ہے وہ بھی محبت کا مستحق ہے تاکہ اس طرح اسے انسانی اقدار سے روشناس کرایا جاسکے۔ لیکن جو خود انسانِ کامل ہو وہ اقدار سے بے بہرہ انسان کو بھی دوست رکھتا ہےالبتہ دوست رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف اس کا پیٹ بھرنا چاہتا ہے جی نہیں بلکہ چاہتا ہے کہ وہ نجات پاجائے انسانی اقدار کو گلے لگا لے۔سرکار ختمی مرتبت ﷺ بھی رحمۃٌ للعالمین ہونے کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ ﷺ مؤمن وکافر سے ماورا جملہ انسانوں کے لئے رحمت ہیں۔

بہر حال ہم نے ملاحظہ کیا کہ اخلاقیات کے سلسلہ میں بیان کیا گیا معیار مذکورہ معیار ناقص ہے۔ ہم پوری طرح اس کی تردید نہیں کرتے لیکن اتنا ضرور ہے کہ یہ نصف حقیقت سے میل کھاتا ہے، حقیقت سے مکمل طور پر ہماہنگ نہیں ہے۔

42۔ کیا خدا نے انسان کو صحیح اور غلط کی نشاندہی کرادی ہے؟

قرآن کریم انسان کے اندر کے فطری الہامات کے بارے میں خاموش نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے 'والشّمسِ وضُحاھاوالقمر اذا تلاھاوالنھار اذا جلّاھاوالّیل اذا یغشاھا والسماء وما بناھا والارض وما طحاھا ونفسٍ وما سوّاھا۔ فاَلھمھا فجورھا و تقواھا' سب سے آخری قسم یہی ہے قسم ہے روح اور اس کے اعتدال کی خداوند متعال نے انسان کی روح کو فجور (برائیاں) اور تقویٰ وپرہیزگاری پر مبنی کام الہام کر دیے ہیں؛ کیا فجور ہے، کیا فسق ہے، کون سا کام نہیں کرنا چاہئے اور اسی طرح کون سا کام کرنا چاہئے، تقویٰ کیا ہے، پاکیزگی کیا ہے وغیرہ۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

43۔ تقویٰ وپرہیزگاری اور معصیت وگناہ کی کچھ وضاحت فرمائیے؟

جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی ' تعاونوا علیٰ البرِّ التقویٰ ولا تعاونوا علیٰ الاِثمِ والعدوان' (ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور گناہ اور دشمن میں تعاون نہ کرو) وابصہ نامی ایک شخص سرکار ختمی مرتبت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا'

میں بتاؤں تمہارا سوال کیا ہے' کہا 'جی یا رسول اللہ میں اسی لئے آیا ہوں' روایت میں ہے کہ سرکار رسالتمآب ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ایسے کیں اور وابصہ کے سینہ پر مار کر فرمایا 'یا وابصہ ! استفت قلبک، استفت قلبک' یہ تم اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے استفتاء کرو یعنی خدا نے یہ شناخت ہر انسان کے دل میں غیر واضح طور پر الہام کر رکھی ہے۔ مولانا روم کا وہ شعر کہ 'گفت پیغمبر استفتوا القلوب' میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے 'واوحینا الیھم فعل الخیرات' ہم نے وحی کی کہ نیک کام انجام دیں اگر ایسا ہوتا تو وحی عام سی چیز ہو جاتی کہ ہم نے انہیں حکم دیا لیکن ارشاد یہ نہیں ہے بلکہ ارشاد ہے 'واوحینا الیھم فعل الخیرات' انجام دینے کی وحی کی یعنی ان کی طرف انجام دینے کا الہام کیا۔

44۔ کیا انسان کے ذہن کی جملہ معلومات احساسات اور تجربات سے حاصل ہوئی ہیں؟

پہلی بات یہ کہ یہ نظریہ کانت اور دنیا کے دیگر فلاسفر کے ایک اور نظریہ سے وجود میں آیا ہے۔ بہر حال دنیا میں یہ سوال اٹھا ہے کہ کیا انسان کی ذہنی معلومات ، انسان کے ذہنی، فکری اور اندرونی ذخائر سب کے سب احساسات اور تجربات سے وجود میں آئے ہیں؟ بہت سے لوگوں کا خیال ہے ماضی میں بھی تھا اور آج بھی ہے کہ انسان کے ذہن میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جو اس سے قبل اس کی حسّ میں نہ رہی ہو۔انسان کے فکری و ذہنی ذخائر حواس خمسہ (آنکھ، کان، لامسہ، ذائقہ، شامہ) کے دروازوں سے ذہن

میں داخل ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ان لوگوں کے مطابق انسان کا ذہن کی مثال ایک اسٹور روم جیسی ہے جس میں پانچ سے زائد (اگر حواس پانچ سے زیادہ ہوں) ذرائع سے مختلف اشیاء جمع ہوتی ہیں۔اس بھرے ہوئے اسٹور روم میں کوئی بھی ایسی شے نہیں ہے جو مذکورہ دروازوں میں سے کسی ایک میں سے ذہن میں داخل نہ ہوئی ہو۔ایسی شے جو ان دروازوں میں سے کسی ایک سے داخل نہ ہوئی ہو وہ ذہن میں بھی نہیں ہوگی۔

45۔کیا احساس سے قبل بھی ہمارے ذہن میں کچھ تھا یا نہیں؟

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ ذہن میں موجود معلومات کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جو انہیں حواس کے دروازوں اور روشندانوں (آنکھ، کان، لامسہ، شامہ، ذائقہ) سے داخل ہوئی ہے اور ایک قسم وہ ہے ان سے پہلے سے موجود ہے یعنی احساس سے پہلے ہی ذہن میں تھی۔کانت اس دوسرے نظریہ کو قبول کیا ہے اور تجربہ سے پہلے کے حقائق کے معتقد ہیں۔

46۔یہ فرمائیے کہ انسان کی عقل کتنے حصوں پر مشتمل ہے؟

دوسری بات جو ہمارے بزرگ ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں کہ یہ ہے کہ ہماری عقل کے دو حصے ہیں؛ نظری اور عملی۔دوسرے لفظوں میں یہ کہ انسان کی عقل دو طرح کے احکامات صادر کرتی ہے؛ نظری اور عملی۔ایک بار ہماری عقل ان چیزوں کو درک کرتی

ہے جو موجود ہیں انہیں عقل نظری کہا جاتا ہے اور ایک بار یہ درک کرتی ہے کہ ہمیں کون سے کام انجام دینے چاہئیں انہیں عقل عملی کہا جاتا ہے۔کانت کا کل فلسفہ عقل نظری اور عقل عملی کی تنقید پر مبنی ہے کہ عقل نظری کیا کر سکتی ہے اور عقل عملی کے امکان میں کیا ہے؟آخر میں وہ اس نتیجہ تک پہونچتا ہے کہ عقل نظری کے امکان میں زیادہ کچھ نہیں ہے اصل عقل عملی ہی ہے یہیں سے وہ وجدان تک پہونچ جاتا ہے۔

47۔کیا اسلامی فلسفہ میں کمال اور سعادت کے باب میں گفتگو ہوئی ہے؟

اسلامی فلسفہ میں کمال اور سعادت کا مسئلہ پیش ہوتا ہے۔ابو علی سینا نے اشارات میں اور دیگر فلاسفہ نے بھی اس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ان کا خیال ہے کہ کمال کو سعادت سے اور سعادت کو کمال سے علاحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ہر کمال ایک لحاظ سے سعادت ہے اس کی وضاحت میں آگے چل کر کروں گا لیکن کانت ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے اس کے بعد خود ہی کہتا ہے کہ فرض کو (بقول اس کے) زیبائی اور خوبصورتی سے اور اخلاق کو سعادت سے علاحدہ کرنا بہت ہی مشکل ہے جبکہ دنیا کے دیگر تمام فلاسفہ اخلاق و سعادت کو لازم وملزوم جانتے ہیں۔مثلاً فارابی جنہوں نے سعادت پر کافی گفتگو کی ہے، اس بارے میں کافی کتابیں لکھی ہیں ان کی ایک کتاب کا نام ہی ہے 'تحصیل سعادت'۔فارابی اخلاق اور سعادت کو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ دیکھتے ہیں۔اسی طرح صاحب جامع السعادات اور صاحب معراج السعادہ جیسے ماہرین اخلاقیات کے نزدیک مفہوم سعادت اخلاق کا رکن ہے۔

48۔ یہ وضاحت کیجئے کہ اخلاق کا تعلق سعادت سے ہے یا کمال سے؟

کانت کا کہنا ہے کہ اخلاق کا سعادت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اخلاق کا تعلق کمال سے ہے ۔اس کے بعد خود ہی اپنے نظریہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر اخلاق، سعادت سے اخلاق کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں اخلاق کا کام بہت ہی سخت ہو جائے گا۔ایک بااخلاق شخص کو اس اطمئنان کے ساتھ ہی کہ وہ سعادت سے دور ہوتا چلا جارہا ہے اپنی اخلاقی حس کا حکم تسلیم کرنا ہوگا اور یہ کام بہت سخت ہے۔ کہتا ہے 'میں جانتا ہوں کہ یہ کام بہت سکت ہے لیکن ملکوت تک رسائی کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ انسان راہ کمال کا انتخاب کرے نہ کہ راہ سعادت کا۔

49۔ کیا بنیادی طور پر سعادت کو کمال سے علاحدہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

یہاں کانت پر ایک ساضح سا اعتراض ہے کہ مسٹر کانت آپ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ آخری منزل ملکوت تک رسائی ہے تو سوال یہ ہے کہ ملکوت اعلیٰ تک پہونچنے کے بعد انسان سعادتمند ہوگا یا شقاوتمند؟ جو کمال انسان کو ملکوت تک پہونچاتا ہے وہ در واقع اسے سعادت تک پہونچاتا ہے یا شقاوت تک؟ ظاہر سی بات ہے کہ ان کا جواب ہوگا کہ سعادت تک۔ بس یہیں سے پتہ چلا کہ جس سعادت کی وہ بات کر رہے ہیں وہ حسی سعادت اور مادی ودنیوی خوشی ہے وگرنہ بنیادی طور پر سعادت کو کمال سے علاحدہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ دونوں جیسا کہ ابو علی سینا نے کہا ہے لاینفک ہیں۔کانت بھی آخرکار ان دونوں کو ایک دوسرے الگ نہیں کر پائے ہم ان کی بات مدلل بنانے کے لئے کہہ

سکتے ہیں کہ سعادت سے ان کی مراد وہی ہے جسے ہمارے بزرگ حسی سعادت کہا کرتے تھے۔ان کے نزدیک سعادت کی دو قسمیں ہیں؛ حسی اور غیر حسی۔

50۔کانت کے فلسفہ مرکزی نقطہ کیا ہے؟

کانت کے فلسفہ کا مرکزی نقطہ جیسا کہ میں عرض کیا انسان کا اخلاقی ضمیر ہے۔ عقل فطری، جسے ہم فلسفہ وحکمت الٰہی کہتے ہیں، کے سلسلہ میں اس کی ساری کاوشیں رائیگاں گئیں اس لئے کہ شک پر منتج ہوئیں یعنی کچھ بھی ہاتھ نہ آیا لیکن جب عالم اخلاق کے باب پہونچے ہیں تو انہیں محسوس ہوا کہ جیسے ہر چیز کے چابھی ان کے ہاتھ لگ گئی ہے، مذہب کی چابھی ان کے پاس آ گئی ہے، آزادی واختیار کی چابھی انہوں نے کشف کر لی ہے، معاد وقیامت کی چابھی کا پتہ لگا لیا ہے، وجود خدا کے ثابت کرنے کی چابھی ان کے ہاتھ آ گئی ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

51۔کیا عقل نظری کی مدد سے انسان کے مختار ہونے کو ثابت کیا جا سکتا ہے؟

کانت کا کہنا ہے 'اگر ہم عقل نظری (جسے آج ہم فلسفہ کہتے ہیں) کی مدد سے یہ ثابت کرنا چاہیں کہ انسان آزاد اور مختار ہے تو نہیں کر سکتے۔آخر کار عقل نظری یہی نتیجہ دے گی کہ انسان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ ایک مجبور مخلوق ہے'۔

52۔کانٹ کیونکر اس نتیجہ تک پہونچا ہے کہ انسان آزاد ہے؟

کانٹ کا کہنا ہے 'لیکن ہم اخلاقی حس کی مدد سے جو کہ ایک باطنی اور انسان کے ضمیر سے تعلق رکھنے والی شے ہے اور ہم اسے علم حضوری کے توسط سے اپنے اندر کشف کرتے ہیں یہ نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے کہ انسان آزاد اور مختار ہے (علم حضوری یعنی انسان اپنے باطن کو براہ راست دیکھتا ہے، باطن کے براہ راست ادراک کو علم حضوری کہا جاتا ہے)۔

53۔کیا اختیار کو اندرونی و باطنی حس کی مدد سے ثابت کیا جا سکتا ہے؟

کانٹ کا کہتے ہیں 'اگر ہم فلسفہ کے ذریعہ آگے بڑھیں گے تو آخر میں اسی نتیجہ پر پہونچیں گے کہ انسان ایک مجبور مخلوق ہے جسے کسی قسم کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے لیکن جب ہم اپنی اخلاقی حس اور ضمیر کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اپنے ضمیر میں انسان کو ایک آزاد اور مختار موجود پاتے ہیں'۔کانٹ نے آزادی و اختیار کو باطنی حس اور ضمیر کی مدد سے ثابت کیا ہے۔ مولانا روم کہتے ہیں: ۔

اینکه می گویی این کنم یا آن کم

این دلیل اختیار است ای صنم

تو کانٹ کے نزدیک انسان ضمیر کے مطابق نہ کہ فلسفی دلائل کے لحاظ سے ایک آزاد اور مختار موجود ہے۔

54۔ دنیا کا اہم ترین فکری و فلسفی مسئلہ کون سا ہے؟

جیسا کہ آپ جانتے ہیں انسان کو ہر دور میں یہ اہم سوال درپیش رہا ہے کہ کیا مرنے کے بعد اس کے روح کسی دوسری دنیا میں ابدی سعادت و خوشبختی یا ابدی شقاوت و بدبختی کے ساتھ زندہ و جاوید رہے گی یا یہ کہ انسان کے مرنے کے ساتھ ہی فانی ہو جائے گی؟ یہ دنیا کا ایک اہم ترین فکری و فلسفی مسئلہ ہے۔

55۔ انسانی ضمیر نفس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

اِس وقت اگر آپ یوروپ کی اسی مشینی کہی جانے والی دنیا کا سفر کریں گے تو آپ کو اِس سرزمین پر بھی عظیم فلسفے نظر آئیں گے کچھ مادی اور کچھ روحی۔ کانت کا خیال ہے کہ فلسفی دلائل کی مدد سے روح کا ہمیشہ باقی رہنا ثابت نہیں کیا جا سکتا لیکن انسان ضمیر اس امر کا گواہ ہے کہ روح ہمیشہ باقی رہے گی اسے دوسری دنیا میں جزا یا سزا ملے گی۔ کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارا ضمیر ہمیشہ ہمیں سچائی، امانتداری، نیکوکاری اور عدل وانصاف وغیرہ کا حکم دیتا ہے۔ دوسری جانب عملی طور پر ہم ملاحظہ کرتے ہیں کہ سچائی، امانتداری، نیکوکاری اور عدل وانصاف وغیرہ کی اس دنیا میں کوئی جزا نہیں ہے اور اسی طرح یہی چیزیں دنیوی اجر وجزا کے حصول میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اگر انسان یہ رکاوٹیں یعنی سچائی، امانتداری اور عدل وانصاف کو راستے سے ہٹا دے تو آسانی سے دنیوی جزا حاصل کر سکتا ہے۔

56۔ کیا انسان اپنے مقصد کے حصول کے کسی بھی راستہ کا انتخاب کر سکتا ہے یا یہ کہ اسے کچھ قوانین کا پابند رہنا ہو گا؟

ایک مثال عرض کروں؛ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام اور معاویہ ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام عدل وانصاف پر قائم اور امتیاز، رشوت، جھوٹ اور دھوکہ دہی مخالف ہیں، آپ کی پوری سیاست کی بنیاد ہی یہی ہے۔ دوسری جانب معاویہ ہے جو ان میں سے کسی کا بھی پابند نہیں ہے وہ بس اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا ہے اگر عدل وانصاف کے ذریعہ پورا ہوتا دکھائی دے تو عدل وانصاف نہیں تو امتیاز، رشوت، عوام کا مال کھا کے، ایک سے چھین کے دوسرے کو دے کے، جھوٹ بول کے، چالیں چل کے، دھوکہ دے حاصل کیا جائے گا۔ وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن مولاؑ کا مقصد تشنۂ تکمیل رہ گیا۔

57۔ کیا کانت کے مطابق عقیدہ اور ایمان انسان کے وجود و ضمیر کا حصہ ہے؟

دنیا کا ہر انسان مذکورہ امور کو اپنے لئے محدودیت تصور کرتا ہے اس کے باوجود اس کا باطن اور ضمیر اسے سچائی، امانتداری اور عدل وانصاف کا حکم دیتا ہی رہتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟ کانت بقول یہ ناممکن ہے کہ انسان اپنے باطن میں لاشعوری طور پر مطمئن نہ ہو کہ اسے اس سب کا اجر ملے گا اور اس کا کیا ضائع نہیں جائے گا۔ انسانی ضمیر کی گہرائیوں میں یقین وایمان پوری آب وتاب کے ساتھ موجود ہے اب یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی بظاہر انکار کرتا نظر آئے کہ پتہ نہیں قیامت آئے گی یا نہیں، پتہ نہیں مرنے کے

بعد بھی کوئی دنیا ہے یا نہیں لیکن لاشعوری طور پر ہر انسان کا باطن ان حقائق پر ایمان رکھتا ہے۔

58۔ یہ فرمائیے کہ احساس ذمہ داری کسی یقین کا حامل ہوتا ہے؟

موجودہ دنیا میں انسان کی رہائش کی مثال شکم مادر میں رہنے والے بچہ کی ہے جسے پیدا ہو کر ایک اور دنیا میں قدم رکھنا ہے یہ مثال خود کانت نے دی ہے

لہٰذا خود احساس ذمہ داری کا اندر اجر وجزا پر یقین یعنی روح کے ہمیشہ باقی رہنے پر یقین پوشیدہ ہے۔ بقائے نفس پر ایمان کے معنی یہ ہوئے کہ میں رہوں گا اور اگلی دنیا میں اپنے کارناموں کا اجر لوں گا۔ اب خود اس یقین کے اندر خالق پر ایمان پوشیدہ ہے۔ (یہ ہے کانت کی چابھی)۔

59۔ کیا 'میں ہمیشہ باقی رہوں گا' پر ایمان خالق پر ایمان کا طالب ہے؟

'میں ہمیشہ باقی رہوں گا' پر یقین خالق پر ایمان کا طالب ہے۔ تو اس طرح مسٹر کانت اخلاقی ضمیر سے نہ صرف اخلاقی فرامین استنباط کرتے ہیں بلکہ مابعد الطبیعیات کے باب میں ان کے فلسفہ کی بنیاد ہے۔ اسی سے وہ آزادی اور خود مختاری ثابت کرتے ہیں، اسی سے آخرت میں روح کی بقاء اور جاویدانگی ثابت کرتے ہیں اور اسی وجود خدا ثابت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کانت کہا کرتے تھے کہ دو چیزیں سے بڑھ کر انسان کے لئے

کوئی شے حیرت انگیز نہیں ہے ایک ستاروں سے بھرا ہمارے سروں پر کھڑا آسمان اور دوسری ہمارے باطن میں موجود ہمارا ضمیر۔

60۔روسو کی 'دل کی منطق' کیا ہے؟

کانت کہتے ہیں روسو یعنی معروف ژان ژاک روسو (جنہوں نے 'امیل'، 'اعترافات' اور 'اجتماعی قرارداد' نامی کتابیں لکھی ہیں) کا خدا کے بارے میں مشہور جملہ ہے کہ 'دل کی اپنی ایک منطق جو سر کی سمجھ میں نہیں آتی' یعنی بعض اوقات انسان کچھ امور کو اپنے باطن اور ضمیر کی روشنی میں درک کرلیتا ہے لیکن طائر فکر وہاں تک نہیں پہونچ سکتا۔

61۔کیا دل اور عقل کے دلائل ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں؟

کانت کہتے ہیں روسو نے صحیح کہا ہے، پاسکال نے بھی صحیح کہا ہے کہ دل کے پاس اپنے دلائل ہیں سر یعنی عقل کو جن کی خبر ہی نہیں ہے۔

62۔کیا خدا کی پہچان کے دو ذرائع ہیں؛ عقل اور دل؟

کانت کہتے ہیں ان دونوں کا ہدف[1] صحیح ہے۔ مقصد یہ کہ انسان کو وجود خدا کے اثبات کے لئے ہمیشہ عقلی دلائل تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔ عقلی دلائل اپنی جگہ لیکن دل کے پاس عقلی دلائل سے ہٹ کے کچھ دلیلیں ہیں۔دل اور ضمیر خدا کی سمت جانے کا ایک

---

[1]۔ عقل اور دل

راستہ ہے اور عقل دوسرا۔ کوئی ایک راستہ سے جانا چاہتا ہے تو کوئی دوسرے راستہ سے۔

63۔ کیاانسان باطنی اور ضمیر کے تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ خدا پر ایمان لا سکتا ہے؟

ابھی مجھے ایک حدیث یاد آئی ہے جو اسی موضوع سے تعلق رکھتی ہے اور عام طور پر بیان بھی کی جاتی ہے؛ ایک شخص چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں کس دلیل کی بنیاد پر وجود خدا پر ایمان لاؤں؟ امام علیہ السلام باطنی اور ضمیر کے تجزیہ و تحلیل کو بنیاد بناتے ہوئے فرمایا کبھی تم نے دریا کا سفر کیا ہے؟ کہنے لگا ہاں، آپ نے فرمایا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تیز ہوائیں چلی ہوں اور سمندر میں غیر معمولی لہریں اٹھنے لگی ہوں (شاید یہ بھی فرمایا کہ تمہاری کشتی میں بھی سوراخ ہو)؟ یعنی ہر شے مایوس ہو چکے ہو؟ اُس نے کہا ہاں اتفاقاً ایسا ہی ہوا ہے۔ فرمایا کیا اُس وقت تمہیں یہ احساس ہوا کہ ابھی بھی کوئی طاقت ہے اگر چاہے تو بچا سکتی ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا وہ طاقت خدا ہے جب تم سارے اسباب تمہارا ساتھ چھوڑ گئے تو یہ تمہارا باطن اور ضمیر ہے جو تمہیں کبھی مایوس نہیں ہونے دیتا۔ اس لئے کہ واقعاً تمہارا ضمیر اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ ایک طاقت ہے کہ جب اس کی مشیت کچھ چاہے گی تو اس کے مقابلہ میں اسباب و عوامل ہیچ ہیں۔ یہ ضمیر سے تعلق رکھنے والا ایک خاص نظریہ ہے جس کی بنیاد نفسیات ہیں ارادہ اور عقل نہیں ہے۔ اس کی بنیاد فقط ضمیر ہے۔

64۔ کیا مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے؟

مصلحت آمیز جھوٹ جس کا سعدی تذکرہ کیا ہے ہماری فقہ میں موجود ہے سعدی کہتے ہیں:۔

دروغ مصلحت آمیز به از راست فتنه انگیز

(مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے)

اس کے بعد جس واقعہ ذکر کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سعدی اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھے تھے کہتے ہیں:

ایک شخص کو بادشاہ کے دربار میں لایا گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کیا کہ اس کا سر قلم کر دیا جائے جب وہ مایوس ہو گیا تو بادشاہ کو گالیاں دینے لگا لیکن بادشاہ کے کانوں تک آواز نہیں جا رہی تھی پوچھا کیا کہہ رہا ہے؟ وزیر نے کہا کہہ رہا ہے 'الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس'۔ وہیں پر ایک شخص جو وزیر کا کوئی کمزور نقطہ ڈھونڈھ رہا تھا تا کہ اسے بادشاہ تک پہونچا کے اسے وزارت سے معزول کرا دے اور اس کی جگہ خود وزیر بن جائے کہنے لگا بادشاہوں کے حضور ہم جیسوں کو جھوٹ بولنا زیب نہیں دیتا وہ بادشاہ کو گالیاں دے رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ قرآن پڑھ رہا ہے! اس پر بادشاہ نے کہا اس کا جھوٹ تمہارے سچ سے بہتر ہے۔ (البتہ سعدی نے کہانی کی صورت میں ایک حقیقت کہنے کی کوشش کی ہے ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہوا بھی ہو۔)۔

'دروغ مصلحت آمیز بہ از راست فتنہ انگیز' یعنی اُس نے جھوٹ بول کے کسی کی جان بچانا چاہی ہے اور تم جھوٹ بول کے کسی جان کو مزید خطرہ میں ڈال رہے ہو۔

65۔ مصلحت آمیز جھوٹ کی کچھ مزید وضاحت کیجئے؟

یہاں ایک بات آپ سے عرض کردوں کہ مصلحت آمیز جھوٹ اور نفع بخش جھوٹ میں فرق ہے۔ بہت سے لوگ مصلحت آمیز جھوٹ اور نفع بخش جھوٹ میں فرق نہیں کرپاتے یا نہیں کرنا چاہتے۔

مصلحت آمیز جھوٹ سے مراد وہ جھوٹ ہے جس میں اپنی خاصیت ختم ہو کر سچ کی خاصیت پیدا ہو گئی ہو مثلاً ایسا جھوٹ جس کی مدد سے کسی کی جان بچ جائے لیکن نفع بخش جھوٹ وہ جس کے ذریعہ انسان اپنا مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مصلحت اور مفاد دو الگ الگ چیزیں ہیں ان میں فرق کیا جانا چاہیے۔

تحریک ترجمہ
Translation Movement

66۔ مصلحت اور حقیقت کی بھی کچھ وضاحت کیجئے؟

مصلحت، حقیقت کی گرد گھومنے والی شے کا نام ہے، یہ دونوں ایسے بھائی ہیں جنہیں کوئی ایک دوسرے سے جدا نہیں کرسکتا۔ مصلحت کی معنی ہیں حقیقت پسندی نہ کہ مفاد پرستی۔ کچھ لوگ جھوٹ بولتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے کہ کیوں جھوٹ بولا تو کہتے ہیں ہم نے مصلحت آمیز جھوٹ بولا ہے تاکہ ہمیں زیادہ سے فائدہ حاصل

ہو جائے، جھوٹ بولا ہے فائدہ کے لئے تو یہ جھوٹ مصلحت آمیز ہوا (اگر ایسا ہو تو دنیا میں کبھی کوئی جھوٹ حرام ہی نہ ہو اس لئے کہ ہر جھوٹ کا مقصد کوئی فائدہ اٹھانا یا کسی نقصان سے بچنا ہی ہوتا ہے) جی نہیں اس شے کا نام مصلحت نہیں ہے یہ سراسر جھوٹ اور حرام ہے۔

67۔ یہ فرمایئے کہ کون لوگ مصلحت آمیز جھوٹ کے سلسلہ میں پریشان رہتے اور اسے اپنے بچوں کے لئے ایک غلط اخلاق تصور کرتے ہیں؟

کچھ لوگ خاص طور پر زردشتیوں نے اعتراض کیا ہے کہ سعدی نے غلط سبق دیا ہے۔ ہمارے ایک فاضل قلم کار نے اپنے ایک مقالہ میں لکھا تھا کہ ہندوستان پر جب انگریزوں نے قبضہ کیا اور وہاں کے اسکولوں کو اپنے زیر انتظام لیا تو حکم دیا کہ سعدی کو نہ پڑھایا جائے اس لئے انہوں نے غلط سبق دیا ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے۔ اس کے ذریعہ ابھی سے بچوں کو سچ بولنے سے دور کیا جا رہا ہے۔

Translation Movement

68۔ کیوں کچھ لوگ سعدی کے بیان کو گمراہ مانتے ہیں؟

تو کیا پروپگینڈہ کیا کہ دیکھو یہ انگریز لوگ کتنے اچھے ہیں ہندوستانی لوگوں کے کتنے ہمدرد ہیں کہ نہیں چاہتے ان کے بچوں کی غلط تربیت ہو بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے اتنے سچے ہوں کہ مصلحت آمیز جھوٹ تک سے پرہیز کریں۔ لیکن جلد ہی لوگوں کی سمجھ میں آگیا کہ اسکولوں میں سعدی کی تدریس پر اس لئے پابندی عائد نہیں کی گئی ہے کہ

سعدی نے مصلحت آمیز جھوٹ کو شر پسند سچ سے بہتر کہا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سعدی نے 'گلستان' کے دیباچہ میں ہی کہا ہے:۔

ای کریمی که از خزانه غیب

گبر وترسا وظیفه خور داری

دوستان را کجا کنی محروم

توکه بر دشمنان نظر داری

یعنی ابتدا میں ہی بچوں کو سکھایا جا رہا ہے کہ بزدل اور ڈرپوک لوگ خدا کے دشمن ہیں۔ تو انگریزوں نے در واقع اس شعر کی وجہ سے ہندوستان کے فارسی زبان بچوں سعدی کی اشعار پڑھانے پر پابندی عائد کی تھی لیکن یہ کہہ کہ سعدی نے مصلحت آمیز جھوٹ کو شر انگیز سچ سے بہتر کہہ کے بچوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

69۔ سعدی کے اشعار میں جو 'گبر و ترسا' کی لفظیں آئی ہیں ان کی کچھ وضاحت کیجئے؟

ایرانی سعدی، ایران کے فخر سعدی نے پوری صداقت سے کہہ دیا ہے کہ مقہور اور دبّو انسان خدا کا دشمن ہے۔ اسی وجہ سے 'پورداوود' نے کہا کرتا تھا کہ سعدی کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے کہ سعدی نے گمراہ کن بات کی ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے۔ یہاں بھی لوگ جلد سمجھ گئے کہ سعدی کی غلطی یہ نہیں کہ انہوں نے یہ کہا ہے بلکہ ان کی 'غلطی' یہ ہے کہ انہوں مقہور اور دبّو وظیفہ خوار کو خدا کا دشمن کہا ہے

لیکن یہ نہیں کہا جاتا۔ بلکہ سارا نزلہ اس بات پر گرایا جاتا ہے کہ سعدی نے یہ کہہ دیا ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ شر انگیز سچ سے بہتر ہے۔

70۔ کیا انسان کا ضمیر اس امر پر راضی ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا جھوٹ بولے کہ جس کا نتیجہ کسی ظلم کی صورت میں سامنے آئے؟

بنیادی طور پر یہ بڑی عجیب بات ہے اب چاہے کانت نے کہی ہو یا کسی اور نے۔ کیسے ممکن ہے کہ آدمی یہ اعتقاد قائم کر لے کہ ہر حال میں سچ بولنا ہی چاہئے چاہے سچ اپنی خاصیت کھو بیٹھا ہو۔ وہ سچ بھی بولا جائے جو دنیا میں مظالم اور جرائم کا باعث بنے اور اس جھوٹ سے بھی پرہیز کیا جائے جس سے مظالم رک جائیں، جانیں بچ جائیں، حقیقتیں محفوظ ہو جائیں۔ کیا ضمیر اس بات کی اجازت دے سکتا ہے؟

71۔ سچ اور سچائی کا فلسفہ واضح کیجئے؟

اگر کسی کو سچ اور جھوٹ کا تجربہ ہو تو وہ ایسی بات نہیں کرے گا۔ بعض دفعہ اس طرح کی باتیں ایسے لوگ کرتے ہیں جنہیں اس سلسلہ کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا مثلاً جس شخص نے زندگی میں کبھی سچ نہیں بولا اگر اس سے پوچھیں کہ کیا ایسے موقع پر جھوٹ بولا جا سکتا ہے جب اس میں کوئی مصلحت ہو؟ تو جواب ہوگا ہرگز نہیں جھوٹ کبھی بھی بولنا صحیح نہیں ہے چونکہ زندگی میں کبھی سچ بولا ہی نہیں تو اسے کیسے اندازہ ہوگا کہ بعض دفعہ سچ بولنا شر انگیزی ہے۔ چونکہ اسے تجربہ نہیں ہے لہٰذا اس کی بات بھی حقیقت سے

ہماہنگ نہیں لیکن جو شخص زندگی بھر سچ کہتا رہا ہے واقعاً ایک سچا انسان ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جہاں پر سچ اپنی خاصیت اور حکمت کھو بیٹھتا ہے۔اسلامی فقہ میں جھوٹ اور غیبت دونوں کو کچھ مقامات جائز ہی نہیں بلکہ واجب کہا گیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔

72۔بے جا غیرت کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ایک کہاوت ہے کہ پرانے زمانہ میں ایک شخص نے دکان سے دو قران میں مرغا خریدا۔مرغا اتنا اچھا تھا کہ اس کی قیمت دو قران سے زیادہ تھی بہر حال خرید لیا۔جیسے گھر میں داخل ہوا تو اس کی بیوی نے کہا یہ کیا لے کے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا 'مرغا' کہنے لگی کیا کوئی غیر تمند مرد گھر میں مرغا لاتا ہے؟! عورت نے چہرہ پر نقاب ڈالی اور پردہ میں چلی گئی کہنے لگی میں تو ایسے گھر میں نہیں رہ سکتی جس میں کوئی نر ہو اب یا یہ رہے گا یا میں، میں اب گھر کے کونہ سے نہیں نکلنے والی۔شوہر نے کہا مرغے کے ساتھ رہنے میں کیا حرج ہے کوئی غیر مرد نہیں ہونا چاہئے۔کہنے لگی نہیں غیر تمند مرد مرغا بھی گھر میں نہیں لاتا۔بہت خوش ہوا کہ میری بیوی کتنی باعفت اور پاکدامن ہے۔مرغے کا اٹھایا اور واپس دکاندار کے پاس جا پہونچا۔دکاندار سے کہا اگر ممکن ہو تو یہ مرغا واپس لے لو اور میرے دو آنے واپس کر دو دکاندار نے کہا کیوں بھائی اس مرغے کی قیمت تو اس سے زیادہ تھی دو آنے دس پیسے اس کی قیمت بنتی تھی لیکن ہم نے تمہارے ساتھ رعائت کی ہے۔وہ کہنے لگا جو بھی مجھے یہ مرغا نہیں چاہئے۔دکاندار

Translation Movement

نے کہا اگر سوچ رہے ہو کہ میں تم سے جھوٹ بولا تو دیکھو ایسا نہیں ہے اس کی قیمت واقعاً زیادہ ہے۔کہنے لگا نہیں یہ وجہ نہیں ہے مجھے پتہ مرغا اچھا ہے لیکن مجھے چاہئے ہی نہیں۔دکاندار نے کہا کیوں نے چاہئے؟ اس نے کہا جو بھی ہو تمہیں اس سے کیا۔دکاندار بھی اڑ گیا جب تک بتاؤ گے نہیں کہ کیوں واپس کر رہے ہو میں واپس لینے والا نہیں ہوں۔اِس آدمی نے کہا چلو دو آنے کے بجے تیس پیسے دے دو اور مرغا واپس لے لو۔کہنے لگا نہیں لوں گا۔آدمی نے کہا تو پھر ایک آنہ دے دو کہنے لگا جب تک وجہ نہیں بتاؤ گے میں تمہیں دس پیسے بھی دینے والا نہیں ہوں تمہیں حقیقت بتانا ہی ہو گی۔کہنے لگا حقیقت یہ ہے کہ میری بیوی بہت ہی باعفت اور پاکدامن ہے وہ گھر میں مرغا رکھنے پر راضی نہیں ہے۔دکاندار نے مرغا لیا اور اس کے دو آنے واپس کر دیے، اس کے بعد کہا، دو آنے لے لو لیکن ایک بات یاد رکھ لو کہ تمہاری بیوی بدکار ہے اگر باعفت ہوتی تو ہر گز ایسی بات نہ کرتی۔ایسی بات وہی عورت کر سکتی ہے جس کے پاس عفت و پاکدامنی نام کی کوئی چیز نہ ہو۔جو عورت پاکدامن ہو وہ کبھی مرغے سے پردہ نہیں کرتی۔

73۔یہ بتائیے کہ ہم کیا کریں کہ ہماری روح کو جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑے؟

اب یہ کہ انسان یہ طے کر لے کہ اسے اس موقع پر بھی سچ ہی کہنا ہے جہاں سچ اپنی خاصیت کھو بیٹھا ہو اس کے سچ کہنے سے خون کی ندیاں بہنے کا خطرہ ہو تو یہ مرغے سے پردہ کرنے جیسا ہے۔البتہ اس مقام پر اسلام نے ایک اور بات کی ہے.بڑا اہم نقطہ بیان

کیا ہے۔اسلام کا کہنا ہے کہ اس بات سے بچنے کے لئے کہ تمہاری روح کو جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑ جائے جہاں جھوٹ بولنے کی مجبوری ہو وہاں ذہن میں کچھ اور رکھو اور زبان پر کچھ اور لاؤ۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ جب تک مجبوری نہ ہو جب تک جھوٹ مصلحت نہ بن جائے جب تک سچ اپنی افادیت کھو نہ بیٹھے تب تک ایسا کرنے کی ہر گز اجازت نہیں ہے۔

74۔ نفع بخش جھوٹ اور مصلحت آمیز جھوٹ کا فرق بتایئے؟

جیسا کہ میں نے کہا نفع بخش جھوٹ کو غلطی سے یا جان بوجھ کر مصلحت آمیز جھوٹ نہ سمجھا جائے۔ اسلامی فقہ کے مطابق جہاں واقعاً مصلحت ہو، سچ بولنے سے معاشرہ اور افراد معاشرہ کا امن وسکون خطرہ میں پڑ جائے مثلاً دشمن کے جاسوس مظلوم افراد کو گھر گھر ڈھونڈھ رہے ہوں اگر تم سے پوچھیں کہاں ہیں تو کہو کہ میں تو سچا آدمی ہوں لہٰذا ان سے بتا دیتا ہوں تم سچے نہیں فسادی اور مجرم ہو۔ جہاں مجبوری ہو وہاں مصلحت کی خاطر نہ کہ اپنی ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹ بول دو۔

75۔ ذہن کو جھوٹ کا عادی ہونے سے بچانے کے لئے ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟

ذہن کو گمراہ اور برائی کا عادی ہونے سے بچانے کے لئے ذہن میں کچھ رکھو اور زبان سے کچھ اور کہو مثلاً جب پوچھا جائے کہ 'تم نے نہیں دیکھا؟' کہہ دو 'نہیں' لیکن اس نہیں سے تمہاری مراد کچھ اور ہو، ذہن کو براہ راست جھوٹ میں مبتلا نہ کرو تاکہ ذہن

جھوٹ بولنے کا عادی نہ ہو جائے۔اسے 'توریہ' کہا جاتا ہے۔امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا'لایستقیم ایمان عبد حتّٰی یستقیم قلبہ ولایستقیم قلبہ حتّٰی یستقیم لسانہ'۔اب کچھ لوگ مستقل جھوٹ بولتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم توریہ کر رہے ہیں، ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں بہر حال مجھے ان سے کوئی غرض نہیں میں حقیقت آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔

76۔کیا اخلاق خوبصورتی کے عنوان کے تحت آتا ہے؟

ہم نے بیان کیا کہ اخلاق کے سلسلہ میں ایک نظریہ یہ ہے کہ یہ خوبصورتی کے عنوان کے تحت آتا ہے۔دنیا کے حقائق کے درمیان اعلیٰ ترین حقائق وہ ہیں جن کے بارے میں 'کیا ہے؟' کا سوال صحیح نہیں ہے۔کیا خوبصورتی کی تعریف ممکن ہے؟ ہر گز نہیں فصاحت کے سلسلہ میں جو کہ خوبصورتی کی ہی ایک قسم ہے علماء کہتے ہیں کہ اس کی حقیقی تعریف نہیں کی جا سکتی یہ ان امور میں سے ہے جنہیں 'مایُدرک ولایوصف' کہا جاتا ہے یعنی انہیں محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن ان کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔دنیا میں ایسی بہت سی چیزیں جن کا وجود انسان محسوس تو کرتا ہے لیکن ان کی تعریف نہیں کر سکتا خوبصورتی بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

77۔آپ خوبصورتی کسے قرار دیتے ہیں؟ کیا اعضاء کا ایک دوسرے سے تناسب خوبصورتی نہیں ہے۔

افلاطون سے خوبصورتی کی ایک تعریف بیان کی ہے۔ پہلے تو یہی طے نہیں کہ یہ تعریف صحیح ہے اور دوسری بات یہ کہ یہ تعریف پوری نہیں ہے۔ افلاطون کا کہنا ہے 'خوبصورتی اجزاء کا کل کے ساتھ ہماہنگ ہونا ہے'۔ اگر ہمارے پاس ایک 'کل' ہو جیسے ایک عمارت اگر اس کے سارے اجزاء دروازہ، دیواریں، ستون، چھت سب ایک خاص طریقہ سے ایک دوسرے سے ہماہنگ ہوں تو کہا جائے گا کہ یہ عمارت خوبصورت ہے۔ ایک کل تبھی خوبصورت ہوگا جب اس کے اجزاء ایک دوسرے سے ہماہنگ ہوں۔

78۔یہ فرمایئے کہ کیا خوبصورتی کی تعریف ممکن ہے؟

چلیں فرض کر لیتے ہیں کہ افلاطون کی بات صحیح ہے اور تناسب کے معنی یہ ہوئے کہ اجزاء میں ایک خاص نسبت ہو تو کیا خوبصورتی کے معاملہ یہ معین کیا جاسکتا ہے کہ وہ نسبت کیا ہے؟ کیا جس طرح پانی کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں ایچ کتنا ہے اور او کتنا اسی طرح سے یہاں بھی کچھ معین کیا جاسکتا ہے؟ نہیں کہی جا سکتی۔ کیا ہم میں اتنی صلاحیت ہونا ضروری ہے کہ ہم ہر چیز کی تعریف کر سکیں؟ ہر گز ضروری نہیں ہے، کسی حقیقت کے وجود کا اعتراف کرنے کے لئے یہ ہر گز ضروری نہیں ہے کہ ہم پہلے اس کی تعریف کریں۔ اگر ہم کر پائے تو تعریف کریں گے اور اگر نہیں کر پائے تو کہیں گے کہ ہم اِس کی حقیقت کا ادراک تو نہیں لیکن یہ موجود ضرور ہے۔ خوبصورتی موجود

ہے گو انسان اس کی تعریف کرنے سے عاجز ہے اتنا ہی نہیں انسان اسی برقی طاقت کی تعریف نہیں کر سکتا لیکن اس کے وجود میں شک نہیں کرتا۔

79۔ کیا خوبصورت شے سب کو خوبصورت محسوس ہو گی؟

آپ ملاحظہ کیجئے کہ ایک انسان کی نظر میں کوئی شے یا دوسرا انسان (معشوق) غیر معمولی حد تک خوبصورت ہوتا ہے درحالیکہ دوسرا انسان اسی انسان کو خوبصورت نہیں سمجھتا۔ تو پتہ چلا کہ ان افراد کے بقول خوبصورتی ایک حقیقت مطلقہ نہیں ہے بلکہ ممکن ہے ایک انسان، ایک انسان کی نظر انتہائی خوبصورت ہو جبکہ وہی انسان کسی دوسرے انسان کی نظر میں قطعی خوبصورت نہ ہو۔ لیلیٰ مجنوں کی کہانی بھی یہی تھی۔

80۔ خوبصورتی میں نسبت کا مفہوم کیا ہے؟

مجنوں جب نے اپنی لیلیٰ کی تعریف میں اتنے اشعار کہے اور غزلیں گائیں تو ہارون الرشید نے سوچا کہ لیلیٰ ایک صنم ہو گی جس کی مثال کائنات میں نہ ملے گی۔ لیکن جب صحرا کی رہنے والی بدو لیلیٰ کو جنگل سے لایا گیا تو اس نے دیکھا کہ ایک عام کالی سے عورت ہے، توجہ کے لائق بھی نہیں۔

به مجنون گفت روزی عیب جویی

که پیدا کن به از لیلیٰ نکویی

چومجنون این سخن بشنیدآشفت

درآن آشفتگی خندان شد وگفت

تو مو می بینی ومجنون پیچش مو

توابرو واواشارتهای ابرو

اگر در کاسه چشمم نشینی

به جز خوبی لیلیٰ نبینی

(ایک دن کسی عیب داں نے مجنوں سے کہا کہ کوئی لیلیٰ سے اچھی ڈھونڈھ لو تو مجنوں یہ سن کر دکھی ہو گیا اسی عالم میں ہنسا اور کہا تم زلفیں دیکھتے ہو تو میں بالوں کا الجھاؤ تم ابرو دیکھتے ہو تو میں ابرو کے اشارے۔ اگر میری آنکھوں میں بس کے دیکھو تو تمہیں لیلیٰ سے زیادہ کوئی خوبصورت دکھائی نہیں دے گا)۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

یہاں خوبصورتی کا نسبی ہونا بیان کیا گیا ہے کہ لیلیٰ مجنوں کے لئے خوبصورت ہے لیکن کسی اور کے لئے نہیں۔

81: یہ فرمایئے کہ کیا خوبصورتی سے پیار آتا ہے یا پیار سے خوبصورتی؟

یہ بھی ایک مسئلہ ہے ۔کہاجاتا ہے کہ عام انسانوں کے اس تصور کے برخلاف کہ خوبصورتی پیار کی خالق ہے پیار خوبصورتی کا موجد ہے۔ مطلب یہ کہ ایسا نہیں ہے کہ پہلے خوبصورتی ہوتی ہے پھر خوبصورتی کے نتیجہ میں پیار ہوتا ہے بلکہ اس کے بالکل برعکس پہلے عشق ہوتا ہے پھر عشق خوبصورتی کی تخلیق کرتا ہے۔البتہ اس نظریہ میں مبالغہ آرائی ہے باہری دنیا (عالم حقیقت) میں خوبصورتی کے وجود سے پوری طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔

82۔خوبصورتی مطلق ہے یا نسبی؟

اب یہ کہ خوبصورتی مطلق ہے یا نسبی؟ اب یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم اس امر بہر صورت تحقیق کریں کہ خوبصورتی حقیقت مطلقہ ہے یا نسبیہ؟ قدر مسلم یہ ہے کہ باہری دنیا (ذہن سے باہر) میں خوبصورتی نام کی ایک چیز ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ خوبصورتی سو فیصد عشق کی پیداوار ہو اور عشق ایک لایعنی حقیقت ہو۔جی نہیں بلکہ خوبصورتی خود ایک حقیقت ہے نسبیہ ہی سہی بہر حال ایک حقیقت ہے۔

83۔کیا ہر خوبصورتی کے اندر کشش ہوتی ہے؟

ایک طرف حسن، جمال اور کشش، دوسری طرف عشق، چاہت، طلب، حرکت، تعریفیں۔یہ سب ایک دوسرے سے ملے حقائق ہیں۔ جہاں حسن ہو وہاں کشش بھی

ہوتی ہے۔خوبصورتی میں کشش ہوتی ہے۔جب ایک موجود میں حسن ہوگا تو دوسری موجود میں عشق ہوگا، طلب ہوگی، تحرک ہوگا۔مطلب یہ کہ خود حسن تحرک کا باعث ہے یہاں تک کہ فلاسفۂ الٰہی بھی یہی کہتے ہیں کہ اس دنیا کی تمام حرکتیں یہاں تک کہ وہ جوہری اور بنیادی حرکت جو عالم طبیعت کے کارواں کو ایک موجود کی صورت میں حرکت میں لائے ہوئے ہے عشق کی پیداوار ہے۔'کتحریک المعشوق للعاشق و تحریک المعلل للمتعلل'اس طرح کی باتیں کہتے ہیں بہر حال یہ موضوع کافی طولانی ہے۔

84۔کیا حسن فقط ظاہری ہوتا ہے یا کوئی چیز باطنی لحاظ سے بھی خوبصورت ہو سکتی ہے؟

بہت سے افراد شاید پھول کی صرف خوشبو سونگھتے ہیں درحالیکہ جن کی آنکھیں حسن سے آشنا ہیں انہیں پھول کی خوشبو سے قبل اس کے حسن کا احساس ہوتا ہے یعنی حسن کی زیادہ اہمیت کے قائل ہیں۔پھولوں کا حسن، درختوں کا حسن، جنگلوں کا حسن، وادیوں کا حسن، پہاڑوں کا حسن، ہمارے سروں پر قائم آسمان کا حسن، افق کا حسن، سفیدی صبح کا حسن، طلوع آفتاب کا حسن، غروب آفتاب کا حسن، شفق کا حسن۔عالم طبیعت میں ہزاروں قسم کے حسن ہیں۔حسن صرف جنسی خواہشات تک محدود نہیں ہے۔جو حسن کو صرف جنسی خواہشات میں محسوس کرتا ہے وہ درحقیقت حسن ہی کا ادراک نہیں کر پاتا۔حسن صرف جنسی خواشات تک محدود نہیں ہے جیسے ہی نام لیجئے 'حسن' کچھ لوگ سوچنے لگتے ہیں کہ بس جنسیات کی گفتگو آ گئی۔ایسا نہیں ہے۔عالم طبیعت میں ہزاروں

قسم کے حسن ہیں اور ہم نے جو ابھی نام لئے ہیں یہ تو فقط بصارت اور آنکھوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

85۔ حسن کی کتنی قسمیں ہیں؟

محسوس قسم کے حسن تقریباً عوام کی اکثریت درک کرتی ہے۔ کیا غیر محسوس اور روحانی حسن بھی پایا جاتا ہے؟ جی ہاں ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ ایک مثال اسی حسن کی ہے جو قوۂ خیال یعنی ذہنی تصویروں سے تعلق رکھتا ہے۔

86۔ کبھی کوئی فصیح وبلیغ جملہ انسان کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

فصیح وبلیغ جملہ کیوں انسان کی اپنی جانب کھینچتا ہے؟ سعدی کی نثر ونظم کیوں پر کشش ہے؟ سعدی کو گذرے تقریباً سات سو سال ہو گئے ہیں ابھی بھی ان کے چھوٹے چھوٹے جملے زبانزد خاص وعام ہیں اور انسان سنتے ہیں ان کی جانب کھنچ جاتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ کام حسن کر رہا ہے وہ حسن کون سا ہے؟ کیا حسن لفظ ہے؟ جی نہیں لفظ نہیں بلکہ لفظ کے معنی ہیں۔ البتہ بعض اوقات فصاحت میں خود الفاظ کا بھی دخل ہوتا ہے لیکن فقط لفظ کا یہ کام نہیں ہے بلکہ الفاظ کے حقیقی اور ذہنی معانی اتنی خوبصورتی سے ایک دوسرے کے ساتھ رکھے گئے ہیں کہ انسان کی روح کو اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ حافظ اور مولانا روم کے اشعار بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

87۔ کیا شعر انسان کو مدہوش یا آپے سے باہر کر سکتا ہے؟

جو 'خیال' کو درک کر لیتے ہیں بعض اوقات یہ اشعار ان کے لئے اس قدر مسحور کن واقع ہوتے ہیں کہ انہیں مدہوش یا آپے سے باہر کر دیتے ہیں۔ادیب پیشاوری مرحوم ایک مایہ ناز ادیب اور قدیم حوزۂ علمیہ کے ورثہ دار تھے۔ہم نے ان کا زمانہ نہیں پایا بس ان کی تصویر دیکھی ہے۔سید تھے اور واقعاً اہل علم لگتے ہیں۔واقعاً ادب کی بے مثال اور غیر معمولی شخصیت تھے۔خود بھی کبھی شعر کہتے تھے۔میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ادیب مرحوم کا کہنا ہے کہ 'زندگی میں دو بار کسی نظم نے مجھے بے ہوش کیا ہے؛ ایک بار حافظ کی ایک غزل پڑھتے ہوئے اتنا متأثر ہوا کہ بے ہوش ہو گیا۔ مشہور غزل ہے:

زِان دلنوازم شکری است باشکایت گرنکته دان عشقی بشنو تو این حکایت

بی‌مزد بود و منت هر خدمتی که کردم یارب مباد کس را مخدوم بی عنایت

88۔ کیا اخلاق و مذہب یکجا ہو سکتے ہیں؟

بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ بنیادی طور پر مذہب و اخلاق یکجا ہو ہی نہیں سکتے اس لئے کہ مذہب کے معنی یہ ہیں کہ انسان خدا کی عبادت کرے اور خدا کی عبادت کی دو ہی صورتیں ہیں یا جنت کی لالچ میں کی جائے گی یا جہنم کے ڈر سے دونوں ہی

صورتوں میں گھما پھرا کر مادی فوائد ہی پیش نظر ہیں در حالیکہ اخلاقی کام باعظمت و مقدس ہوتا ہے یعنی اسے اس کی عظمت و تقدس کے باعث ہی انجام دیا جاتا ہے۔

89۔ یہ فرمائیے کہ کیا اسلام میں عبادت کے درجات ہیں؟

مقدس اسلام کی نظر میں عبادت کے مختلف درجے ہیں؛ سب سے اعلیٰ عبادت وہ ہوتی ہے جس میں ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا یعنی نہ اس میں جنت کی لالچ ہوتی ہے نہ جہنم کا خوف۔ البتہ بہر حال جنت کی لالچ یا جہنم کے خوف سے کی جانے والی عبادت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔

90۔ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں لوگوں کی عبادت کتنی طرح کی ہے؟

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: لوگ تین طرح کی عبادت کرتے ہیں؛ کچھ لوگ ثواب کی لالچ میں خدا کی عبادت کرتے ہیں 'فتلك عبادة التجار' یہ تاجروں کی عبادت ہے یعنی ایسے لوگ خدا کے ساتھ تجارت کرنا چاہتے ہیں، کچھ دے کے اس سے زیادہ لینا چاہتے ہیں۔ کچھ خوف اور ڈر کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں فرمایا یہ غلاموں والی عبادت ہے۔۔۔ اور کچھ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں۔

91۔انسان کی خداپرست فطرت کی کچھ وضاحت کیجئے؟

بعض احادیث میں خدا سے محبت کی بنا پر اس کی عبادت کا تذکرہ بھی آیا ہے یعنی چونکہ خدا سے محبت ہے اس لئے انسان اس کی عبادت کرتا ہے۔در واقع ایسے انسان کی فطرت اس کے شعور میں جلوہ گر ہے اب یہ خدا کی ایسے عبادت کرتا ہے جیسے خداپرستی کی فطرت کا تقاضا ہے۔چونکہ خدا سے محبت کرتا ہے اس لئے اس کی عبادت کرتا ہے۔اگر خدا نے جنت و جہنم خلق نہ کی ہوتی تب یہ خدا کی عبادت کرتا۔۔۔خدایا! میں نے تیری عبادت نہ جہنم کے خوف کے باعث کی ہے نہ جنت کی لالچ میں۔۔۔

92۔ مولائے کائناتؑ نے کیا فرمایا کہ وہ خدا کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟

فرمایا تجھے عبادت کے لائق جانا ہے اس لئے تیری پرستش کرتے ہیں۔یہ اھلاً للعبادہ کے اندر بہت سے معانی و مفاہیم پوشیدہ ہیں۔فقط وجہ یہی ہے کہ تو، تو ہے اور میں، میں ہوں اسی لئے تیری عبادت کرتا ہوں۔دنیا میں سب سے زیادہ طبیعی امر یہی ہے کہ تو معبود ہو اور میں عابد۔مجھے نہیں معلوم دعائے کمیل یا دعائے عالیۃ المضامین کے مفاہیم کی جانب آپ کی توجہ ہے یا نہیں۔دعائے کمیل کا 'الّھم اِنّی اسئلک برحمتک الّتی وسعت کل شیء' سے لے کر 'وسلم تسلیماً کثیراً' تک سمجھ کر مطالعہ کیجئے ترجمہ اور مفاہیم پر غور کرکے ملاحظہ کیجئے کہ مولائے کائناتؑ کیا فرمارہے ہیں، عشق و شوق اور شکر کی عبادت کا مفہوم کیا ہے، اپنے آپ کو بھول جانے کے معنی کیا ہیں۔اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ

مولاؑ کی منطق میں ذرہ برابر بھی یا مبالغہ نہیں ہے خاص طور پر اس وقت جب آپ خدا سے محو مناجات ہوں۔

93۔کیا حقیقی عاشق صبر برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام دعائے کمیل میں فرماتے ہیں 'وھٰذاما لا تقوم لہ السمٰوٰتُ ولارضُ' جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی طرح نہیں ہے، یہ ایسی آگ ہے جس کے سامنے زمین وآسمان ٹک نہیں سکتے پھر وہیں پر فرماتے ہیں 'ھب لی صبرت علیٰ عذابک فکیف اصبر علی فراقک۔ھب لی صبرت علیٰ حر نارک فکیف اصبر عن النظرالیٰ کرامتک' اگر بالفرض ایسا عذاب برداشت کرنے کی طاقت مجھ میں ہو میں برداشت کر بھی جاؤں لیکن تیری جدائی تو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا(عاشقانہ عبادت کے معنی یہ ہیں)۔بالفرض اُن ساری گرمیوں پر صبر کرلوں تو بھی اس بات پر تو صبر نہیں کر سکتا نا کہ تیرے کرم نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے اور تیرا لطف سے مجھے محروم کر دیا گیا ہے۔اس پر علی ہر گز صبر نہیں کر سکتا۔خدا کو لائق عبادت جان کر کی جانے والی عبادت یہی ہے۔انسان کا مقام اس سے کہیں بلند ہے، اس طرح کی عبادت علیؑ سے ہی مخصوص نہیں ہے۔دنیا میں بہت سے ایسے انسان ہیں جو اس منزل پر پہونچ جاتے ہیں کہ جہاں حافظ کہتا ہے:۔

درضمیر ما نمی گنجد بہ غیر از دوست کس

هردو عالم را بہ دشمن دہ کہ مارا دوست بس

(دوست کے علاوہ کوئی خانۂ دل میں آ ہی نہیں سکتا اب دونوں جہاں میں دشمن ہی ملیں (اس لئے کہ دوست حقیقی ملنے جانے کے بعد) کسی دوست کی ضرورت ہی نہیں رہی)۔

94۔روح کی کچھ وضاحت کیجئے؟

روح کی دنیا ہی عجیب ہے۔کائنات کی سب سے حیرت انگیز دنیا انسان کی روح کی دنیا ہے۔ بعض اوقات میں اپنے سامنے روح انسانی کو ایک ایسے ٹیپ ریکارڈر سے تشبیہ دیتا ہوں جس میں صرف ایک کیسٹ نہ پڑتی ہو کہ بس ایک ہی کیسٹ ڈال کے اسی کو سنا جائے بلکہ ایسا ٹیپ ریکارڈر کہ اس کا جو بٹن دبایئے اس سے ایک الگ کیسیٹ پلے ہو۔مثلاًایک بٹن دبایئے تو عبد الباسط کی تلاوت چلنے لگے، دوسرا دبایئے تو کوئی دینی تقریر چلنے لگے، اسی طرح اگلا بٹن دبایئے تو کوئی ترانہ وغیرہ چلنے لگے آپ پر منحصر ہے کہ آپ کس بٹن پر ہاتھ رکھتے ہیں۔

95۔کیا خدا نے ایک انسان کو مختلف صلاحیتیں دی ہیں؟

واقعاً انسان کی روح کا یہی حال ہے یعنی خداوند متعال نے انسان کے وجود میں گوناگوں صلاحیتیں رکھی ہیں۔انسانیت کی قیادت کی ذمہ داری اٹھانے والے انہیں صلاحیتوں میں سے کسی ایک پر انگلی رکھتے ہیں تو نتیجتاً کبھی کوئی ایسی قوم نظر آتی ہے جس میں قوم پرستی اور سیاسی جوش وولولہ کے سوا کچھ ہے ہی نہیں مطلب یہ کہ اس میں یہی کیسیٹ

چلائی گئی ہے۔ دوسری قوم آپ ملاحظہ کرتے ہیں تو اس کی ہر فرد زہد اور ریاضت کی باتیں کرتی نظر آتی ہے اس کے علاوہ خاموشی ہے۔ ہر اخلاقی مکتب فکر نے روح انسان کی کسی ایک ہی خصلت کا بٹن دبایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا بٹن بھی ہے جسے دبانے سے یہ ساری کیسٹیں پلے ہونے لگیں؟

96۔ فرمایئے کہ کون سا مکتب فکر جامع ہے؟

جامع مکتب فکر وہ ہے جو روح کی اس نبض پر ہاتھ رکھ سکے جس پر ہاتھ رکھنے سے انسان کی تمام صلاحیتیں اس طرح حرکت میں آجائیں کہ سب ایک دوسرے سے ہماہنگ اور افراط و تفریط سے خالی ہوں۔

97۔ خداوند کریم نے نفس سے جہاد کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر رکھا ہے؟

قرآن اور دیگر مذہبی دستاویزات میں ہمیں ایسی منطق نظر آئے گی کہ اگر ہمیں اس کا پوری طرح علم نہ ہو تو ہم سمجھیں گے کہ اس میں تناقض ہے۔ مثلاً قرآن میں جب انسان کے نفس یعنی خود انسان کا تذکرہ ہوا ہے تو کبھی اس طرح کہ نفسانی خواہشات کا مقابلہ کرو، نفس کے ساتھ جہاد کرو یہ برائیوں کا حکم دیتا ہے۔ 'وامّا من خاف مقام ربّہ ونھی النفس عن الھویٰ فاِنّ الجنّۃَ ھیَ المأویٰ' جو شخص اپنے پروردگار مقام ورتبہ سے ڈرے اور نفس کو ہوا ہوس میں پڑنے سے روکے اس کی پناہ گاہ جنت ہے۔

98۔ حضرت یوسفؑ اپنے نفس کو کیسے دیکھتے تھے؟

'فامّا من خاف طغیٰ آثر الحیاۃ الدنیا فانّ الجحیم ھی المأوی'۔ 'افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ' کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی ہوا نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟ اسی طرح حضرت یوسفؑ کی زبانی نقل ہے کہ آپ اپنے نفس کے سلسلہ میں بدگمان رہتے تھے۔ 'وما ابریء نفسی انّ النفس لامّارۃٌ بالسوء'۔

99۔ کلمہ نفس کی کچھ وضاحت کیجئے؟

جس چیز کو قرآن نے نفس یا خود کے نام سے تذکرہ کیا ہے اس سے انسان کو بدگمان رہنا چاہیئے، سے ایک دشمن کے بطور دیکھنا چاہیئے۔اسے ہرگز اپنے اوپر مسلط ہونے کی اجازت نہ دی جائے اور نہ خود اس کا مطیع وفرمانبردار ہوا جائے۔

100۔ کیا کہیں نفس کی تعریف بھی کی گئی ہے؟

ہمیں ایسی آیات بھی ملتی ہیں جن میں نفس (جس کے معنی خود کے ہیں) کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ 'ولا تکونو کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم' ان لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنہوں نے اپنے خدا کو بھلا دیا، خدا نے بھی انہیں اپنا آپ اپنا نفس فراموش کرا دیا۔ اگر یہ نفس وہی نفس ہے تو بہت اچھا کہ بھولا ہی رہے۔

101۔ کیا نفس کو برباد کرنے سے انسان کو کوئی بہتر شے ہاتھ آ جائے گی؟

'قل ان الخاسرین الذین خسرو انفسهم' کہہ دیجئے کہ نقصان اٹھانے والے وہ نہیں ہیں جن کے ہاتھ سے مال و دولت چلی گئی ہو۔ مطلب یہ کہ یہ ایک چھوٹا نقصان ہے. بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان کا نفس اس کے ہاتھ سے چلا جائے، اپنا خود کھو بیٹھے۔آج کے ایگزسٹینالسٹس کی زبان میں اپنا آپ کھو بیٹھے ۔دولت کی اتنی قیمت نہیں ہے انسان کا دنیا کا سب سے بڑا سرمایہ اس کا نفس ہے اگر کوئی اپنے آپ کو کھو بیٹھا تو اس کے بعد اس کے پاس جو کچھ بھی ہو گویا کچھ بھی نہیں ہے۔اس کے علاوہ قرآن میں کئی لفظیں آئی ہیں؛ خود کو بھول جانا، خود کو کھو دینا، خود کو فروخت کر دینا وغیرہ کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے کہ انسان کو اپنے آپ کو بھولنا نہیں چاہئے اور دوسری جانب حکم ہے کہ انسان کو اپنے ہواوہوس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

ترجمہ
Translation Movement

102۔ سنت وحدیث کی رو سے نفس کی کیا حیثیت ہے؟

اب آیئے حدیث ملاحظہ کرتے ہیں۔ نہج البلاغہ کا مطالعہ کیجئے تو ایک جگہ نظر آتا ہے کہ نفس اور نفسانی خواہشات کی بہت سخت مذمت کی گئی ہے اور اکثر مقامات ایسے ہی ہیں 'المؤمن لا یمسی ولا یصبح الا ونفسه ظنون عنده' مومن کی خاصیت ہی یہی ہے کہ اس کی اپنے نفس سے بدگمان رہے بغیر نہ صبح ہوتی ہے نہ شام۔ہمیشہ اپنے نفس سے بدگمان رہتا ہے۔ جیسے انسان کا کوئی خائن پڑوسی ہو، آپ کو اس پر بھروسہ نہ ہو تو ہر وقت آپ کو یہ فکر لگی رہے گی کہ کہیں یہ کوئی خیانت نہ کر دے۔ مولائے کائناتؑ فرماتے ہیں

'مومن کو ہمیشہ اپنے نفس کو ایک خائن کے بطور دیکھنا چاہئے، جس پر انسان بھروسہ نہیں کرتا اور بدگمان رہتا ہے۔

103۔ نفس کی کرامت اور عزت کیونکر حاصل ہوگی؟

امام سجاد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ 'من اعظم الناس خطراً' لوگوں میں سب سے اہم شخص کون ہے؟ فرمایا 'من لم یر الدنیا خطراً لنفسہ' جو پوری دنیا کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں 'من کرمت علیہ نفس ھانت علیہ شھواتہ' جس شخص کے نزدیک اس کا نفس، جان اور خود معزز ہو، جو شخص اپنے نفس کی بلکہ اپنی عظمت و کرامت درک کرتا ہو اس کے سامنے نفسانی خواہش بے وقعت ہے اور خواہش سے مقابلہ بھی چھوٹا موٹا کام ہے۔ کرامت نفس، عزت نفس، نفسات نفس اور احترام نفس وغیرہ جیسی لفظیں اور اصطلاحیں اس باب میں استعمال ہوئی ہیں۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

104۔ کس طرح انسان خدا کی سمت جا سکتا ہے؟

اسلام نے انسانی اخلاق کو نئی زندگی دینے کے لئے، انسان کا رخ اخلاق کی طرف موڑنے کے لئے روح کی جس نبض پر ہاتھ رکھا ہے اس کا نام ہے عزت نفس، کرامت نفس۔

105۔عزت کن لوگوں سے مخصوص ہے؟

'وللہ العزّۃ ولرسولہ وللمؤمنین' عزت خدا، اس کے رسول اور مؤمنین سے مخصوص ہے، مؤمن کو ہمیشہ صاحب عزت ہونا چاہئے اور مؤمن ہمیشہ صاحب عزت ہے۔

106۔لوگوں کے ساتھ ہمارا رہن سہن کیسا ہو؟

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں 'ولا تکن فظاً غلیظاً یکرہ الناس قربک ولا تکن واھناً یحقرک من عرفک' لوگوں کے ساتھ تمہارا برتاؤ درمیانہ ہو نہ اتنے بداخلاق، تندمزاج، بدزبان اور روکھے ہوجاؤکے لوگوں کو تمہارے پاس آنا اچھا نہ لگے اور نہ اتنے ہلکے پھلکے ہوجاؤکہ جو بھی تم سے ملے تمہاری توہین کرے۔مؤمن کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جس سے دوسرے اس کی توہین کریں۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

107۔یہ فرمائیے کہ کیا شجاعت اور قوت بازو ایک ہی شے ہیں یا الگ الگ؟

بہادری اور قوت بازو میں فرق ہے بہادری وشجاعت قلبی طاقت کا نام ہے۔اس کی ضد بزدلی اور تہور ہے۔لہٰذا شجاعت کے معنی یہ ہوئے کہ آدمی نڈر بھی ہو اور محتاط بھی۔انسان اتنا ہی بہادر ہوگا جتنی اس کی روح میں مردانگی ہوگی۔'وعفتہ علیٰ قدر غیرتہ' بڑا عجیب جملہ ہے ۔انسان میں اتنی ہی عفت وپاکدامنی ہوگی جتنی اس میں غیرت ہوگی یعنی جن لوگوں میں عفت نہیں ہوتی، جن مردوں کا دامن پاک نہیں

ہوتا وہ بے غیرت ہوتے ہیں۔ جن کے دامن پاک نہیں ہوتے، دوسروں کی ناموس کے سلسلہ میں باعفت نہیں ہوتے ان کے پاس اپنی ناموس کے سلسلہ میں بھی غیرت نہیں ہوتی یعنی اگر غیرت ہوتی تو ممکن نہیں تھا کہ عفت نہ ہوتی۔

108۔ غیرت کے فوائد کیا ہیں؟

'مازنی غیور قط' غیر تمند کبھی زنا نہیں کرتا، جو بھی زنا کرے یقیناً بے غیرت ہوگا۔ مطلب یہ کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی دوسرا اس کی ناموس کے ساتھ زنا کرے۔

امام حسن علیہ السلام کے نام لکھے اپنے خط میں مولاؑ فرماتے ہیں 'لا تکن عبد غیرک فقد جعلك الله حراً' دنیا میں کبھی کسی کے غلام نہ بننا اس لئے کہ خدا نے تمہیں آزاد خلق کیا ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

109۔ کیا جملہ مذاہب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا نے انسان کو آزاد خلق کیا ہے؟

فرانسیسیوں کی جانب سے شائع کردہ انسانی حقوق چارٹر اسی سنہرے فقرہ سے شروع ہوتا ہے کہ 'خدا نے انسان کو آزاد خلق کیا ہے' امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے اِن سے بارہ سو برس پہلے فرما دیا تھا 'لا تکن عبد غیرک فقد جعلك الله حراً' ہر گز کسی کی غلامی اختیار نہ کرنا خدا نے تمہیں آزاد خلق کیا ہے۔

سوالات

۱۔انسانی افعال کن افعال کے بالمقابل کہا جاتا ہے؟

الف۔ معمولی افعال

ب۔ طبیعی افعال

ج۔ فطری افعال

د۔ **الف** اور ب صحیح

۲۔قرآن کریم کے بعد ہمارے پاس موجود سب سے پرانی کتاب کون سی ہے؟

Translation Movement

الف۔ صحیفہ سجادیہ

ب۔ نہج البلاغہ

ج۔ صحیفہ مہدیہ

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۳۔'ان الشکر من الحسنۃ والغضب من السیِّئۃ'کا کیا مطلب ہے؟

الف۔ نیکیوں پر شکریہ ادا کرنا

ب۔ برائیوں سے دور رہنا

ج۔ نیکیوں کی طرف آگے بڑھنا

د۔ الف اور ب صحیح

۴۔ 'مولائے کائناتؑ کے دیوان میں سفیہ کن معنی میں استعمال ہوا ہے؟

الف۔ پاگل

ب۔ جاہل اور نادان

ج۔ بے ضمیر

د۔ ان پڑھ

۵۔ امام سجاد علیہ السلام خدا سے کس زیور سے مزین ہونے کی دعا کرتے ہیں؟

الف۔ تقویٰ کے زیور سے

ب۔ سچائی کے زیور سے

ج۔ صالحین کی زیور سے

د۔ پرہیزگاری کے زیور سے

۶۔ غیظ و غضب کی نفسیاتی کشیدگی کی مثال کس چیز سے دی جاتی ہے؟

الف۔ نزلہ

ب۔ غدود

ج۔ ٹیومر

د۔ جلے زخم سے

۷۔ دو مؤمنوں میں لڑائی کی مثال کس چیز سے دی گئی ہے؟

الف۔ خانہ جنگی

ب۔ شر پسندی

ج۔ فسادات

د۔ سبھی جوابات صحیح

۸۔ حسن ظن کا ماحول قائم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

نهضت ترجمه
Translation Movement

الف۔ دوسروں سے نیکی کرنا

ب۔ دوسروں کی اچھائیاں بیان کرنا

ج۔ سچائی اختیار کرنا

د۔ عدل وانصاف کا خیال رکھنا

۹۔ مؤمن بھائی پر تہمت باندھنے کا نتیجہ کیا ہوگا؟

الف۔ تہمت لگانے والے کا ایمان پگھل جائے گا۔

ب۔ تہمت لگانے والا واصل جہنم ہوگا۔

ج۔ تہمت لگانے والے کی عزت مٹی میں مل جائے گی۔

د۔ سبھی جوابات صحیح

نهضت ترجمه
Translation Movement

۱۰۔ پروفیسر مطہری کے بقول ہم مسلمانوں میں پایا جانے والا ایک بڑا عیب کیا ہے؟

الف۔ ہمیشہ غیبت کرتے ہیں۔

ب۔ ہمیشہ الزام لگاتے رہتے ہیں۔

ج۔ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں ہے

۱۱۔ کس فعل کو اخلاقی کہا جاتا ہے؟

الف۔ وہ فعل جو اندرونی رجحان کا نتیجہ ہو۔

ب۔ وہ فعل جس کا تعلق انسان کی اپنی ذات سے نہیں ہے۔

ج۔ وہ فعل کہ جس کی انجام دہی کا مقصد اپنے مفاد کا حصول نہیں ہے۔

د۔ سبھی جوابات صحیح

۱۲۔ کیا ہر محبت اخلاق ہے؟

الف۔ نہیں

ب۔ ہر محبت قابل تعریف ہے۔

ج۔ محبت کی ایک قسم اخلاق ہے۔

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱۳۔ کیا دائرہ اخلاق 'غیر دوستانہ' کے حدود سے بڑھ کر ہے؟

الف۔ غیر دوستانہ تک محدود ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

ب۔ غیر دوستانہ تک محدود نہیں ہے۔

ج۔ جملہ مقدس افعال غیر دوستانہ نوعیت کے ہیں۔

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں

۱۴۔ کون سی محبت بہتر ہے؟

الف۔ انسانوں سے محبت

ب۔ جانداروں سے محبت

ج۔ انسانوں اور جانداروں سے محبت

د۔ جانداروں سے محبت کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

۱۵۔ انسان کتنی محبت کے لائق ہیں؟

الف۔ جتنے ان کے اعمال صحیح ہیں۔

ب۔ جتنا ان میں تقویٰ ہے۔

ج۔ جتنی ان میں محبت کی اہلیت ہے۔

د۔ جتنی ان کے اندر انسانی قدریں ہیں۔

۱۶۔انسانی عقل کے کتنے حصے ہیں؟

الف۔دو

ب۔ تین

ج۔چار

د۔پانچ

۱۷۔ کس عقل کی مدد سے ضمیر تک پہونچا جا سکتا ہے؟

الف۔ عقل نظری

ب۔ عقل عملی

ج۔ عقل عملی و نظری

د۔ کوئی بھی جواب صحیح نہیں ہے۔

۱۸۔عالمی فلاسفر کس چیز کو عقل کا لازمہ مانتے ہیں؟

الف۔سعادت

ب۔کمال

ج۔ عزت

د۔طاقت

۱۹۔درجہ ملکوت تک پہونچنے کا راستہ کیا ہے؟

الف۔ سعادت

ب۔ کمال

ج۔ایمان

د۔ حقیقت

۲۰۔انسان کیونکر اپنا باطن دیکھ سکتا ہے؟

الف۔ ضمیر کی مدد سے

ب۔ علم حضوری کی مدد سے

ج۔اخلاقی حس کے ذریعہ

د۔ سبھی جوابات صحیح

۲۱۔دنیوی زندگی جیسے؟

الف۔ایک انسان کی زندگی

ب۔ شکم مادر میں پل رہے بچہ کی زندگی

ج۔اخروی زندگی

د۔جوانی

۲۲۔ مصلحت آمیز جھوٹ سے مراد کیا ہے؟

الف۔وہ جھوٹ جو اپنی خاصیت کھو بیٹھا ہے۔

ب۔وہ جھوٹ کہ جس میں سچ کی خاصیت آ گئی ہے۔

ج۔وہ جھوٹ کہ جس کے ذریعہ کسی کی جان بچ جائے۔

د۔ سبھی جوابات صحیح

نهضت ترجمه
Translation Movement

۲۳۔اسلامی فقہ مصلحت آمیز جھوٹ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

الف۔جب سچ فتنہ وفساد کا سبب ہو۔

ب۔ماحول پر آشوب ہونے کا خطرہ ہو۔

ج۔معاشرہ کی تباہی کا خطرہ ہو۔

د۔ سبھی جوابات صحیح

۲۴۔ حسن **مطلق** ہے یا نسبی؟

الف۔ خارج میں حسن کا کوئی وجود نہیں

ب۔ حسن ایک حقیقت ہے۔

ج۔ حسن عشق کی تخلیق ہے۔

د۔ سبھی جوابات صحیح

۲۵۔خدا پرست فطرت کا تقاضا کیا ہے؟

الف۔خدا سے محبت کی بنا پر اس کی عبادت کی جائے۔

نهضت ترجمه
Translation Movement

ب۔خدا سے خوف کی بنا پر اس کی عبادت کی جائے۔

ج۔جنت کی امید میں خدا کی عبادت کی جائے۔

د۔ سبھی جوابات صحیح